09 TO 15 JUNE, 2025
۹ تا ۱۵ جون ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH KARACHI

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

پاکستان کی معیشت پر بھارتی حملے بے اثر

پاکستانی معیشت ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے جہاں غیر ملکی سرمایہ کاری میں غیر معمولی اضافہ دیکھا جا رہا ہے

چین میں عید الاضحیٰ کا جشن ہمارے لیے ایک نیا تجربہ

سستی بجلی کا پیکیج: عوامی ریلیف کا خواب یا حقیقت؟

مہنگائی ---

وزارتِ خزانہ کی تازہ رپورٹ کا تجزیہ

عالمی اقتصادی ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار

Over 100K Followers on social media now shining in print too

پاکستان کا سیٹلائٹ کثیر المقاصد صلاحیتوں کا حامل ہے، چیئرمین سپارکو

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) چیئرمین سپارکو ڈاکٹر سلیم محمود کا کہنا ہے کہ پاکستان جون 1962ء میں ہی خلائی دور میں قدم رکھ چکا تھا، پاکستان کے سیارے پاک سیٹ کو عام سیٹلائٹ نہ سمجھا جائے، یہ کثیر المقاصد صلاحیتوں کا حامل ہے۔ اسلام آباد میں خصوصی گفتگو میں چیئرمین سپارکو ڈاکٹر سلیم محمود نے کہا کہ پاکستان جون 1962 میں خلائی دور میں قدم رکھ چکا تھا، اس وقت اس دوڑ میں امریکا، روس، پاکستان اور فرانس جیسے چند ہی ممالک شامل تھے، 1970ء تک پاکستان خلائی ٹیکنالوجی میں خود انحصاری حاصل کر چکا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکستان کے سیارے پاک سیٹ کو عام سیٹلائٹ نہ سمجھا جائے، یہ وسیع پیمانے پر کثیر المقاصد صلاحیتوں کا حامل ہے، پاکستان نے اپنا اسپیس پروگرام قومی ترجیحات کے مطابق شارپ لائن کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر سلیم محمود نے بتایا کہ پہلا ساؤنڈنگ راکٹ پاکستان نے امریکی ادارے ناسا کے تعاون سے خلاء میں بھیجا، ہم نے درجنوں اعلیٰ پائے کے سائنسدان اور ٹیکنالوجسٹ تیار کیے، مقصد خود انحصاری حاصل کرنا تھا۔ چیئرمین سپارکو نے کہا کہ تمام پلانٹس بنائے گئے، 1968 سے 1970ء تک ہم سب کچھ مقامی طور پر تیار کر رہے تھے، پاک سیٹ سے خلائی تصاویر، موسمیات، زرعی مقاصد، قدرتی آفات سمیت سب کی معلومات ملتی ہیں، ہم خلائی تحقیق میں جانا چاہتے ہیں، اس کیلئے چائنا کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

گوگل کا ویو 3: فلم سازی کا نیا باب یا AI کا کمال؟

لندن (کنزیومر واچ نیوز) گوگل نے ویو 3 (Veo 3) نامی اپنی نئی AI ویڈیو جنریٹر ٹیکنالوجی متعارف کرا دی ہے، جس نے لانچ ہوتے ہی سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں دھوم مچا دی ہے۔ ویو 3 صرف خوبصورت اور حقیقت سے قریب ترین ویڈیوز تخلیق نہیں کرتا، بلکہ اس میں حقیقت سے ہم آہنگ آوازیں، جیسے کہ کرداروں کی گفتگو اور جانوروں کی آوازیں، بھی قدرتی انداز میں شامل ہوتی ہیں، جس سے یہ اپنے طرز کی ایک منفرد AI ٹیکنالوجی بن چکی ہے۔ جہاں دیگر پلیٹ فارمز، جیسے کہ OpenAI کا Sora، صرف ویڈیوز کی تخلیق پر توجہ دیتے ہیں، وہیں گوگل کا ویو 3 سنکرونائزڈ آڈیو کو براہ راست ویڈیو کے ساتھ ضم کر کے AI ویڈیو جنریشن کو ایک نئی سطح پر لے گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی متعدد ویڈیوز میں صارفین نے اس ٹول کی حیران کن خصوصیات پر خوشی اور حیرت کا اظہار کیا ہے۔ AI ماہرین نے ویو 3 کے حقیقت سے قریب تر مناظر، ہموار حرکات اور بالکل درست لبوں کی ہم آہنگی (Lip-sync) کو AI مواد کی تیاری میں ایک انقلابی قدم قرار دیا ہے۔ بیشتر صارفین کا کہنا ہے کہ ویو 3 کی ویڈیو کوالٹی اتنی بہترین ہے کہ یہ وی ایف ایکس (VFX) سے بھی بہتر محسوس ہوتی ہے۔ ایک صارف نے ویو 3 سے تیار کی گئی ایک ایکشن ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا: "صرف ویڈیوز ہی نہیں، بلکہ SFX، ساؤنڈ ڈیزائن، میوزک، اور کیمرہ اینگلز تک AI سے بنائے گئے ہیں۔ یہ فلم سازی کا اگلا مرحلہ ہے، سو فیصد! ایک طرف حیرت زدہ کر دینے والا، تو دوسری طرف تھوڑا ڈراؤنا بھی۔" فی الحال یہ ٹیکنالوجی امریکا میں Gemini ایپ کے ذریعے پریمیم صارفین کے لیے دستیاب ہے، مگر اس کے تخلیقی امکانات نے پہلے ہی تفریح، مارکیٹنگ اور میڈیا انڈسٹری کو نئی راہوں کی نوید دے دی ہے۔ گوگل ویو 3 صرف ایک ویڈیو جنریٹر نہیں۔

انسٹاگرام نے 'بلینڈ' نامی نیا فیچر متعارف کرا دیا

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) انسٹاگرام نے 'بلینڈ' نامی نیا فیچر متعارف کرا دیا ہے، جو دوستوں کو ایک ساتھ ریلز کو مشترکہ فیڈ بنانے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی ویب سائٹ کے مطابق یہ فیچر صارفین کو ذاتی نوعیت کا ریلز فیڈ تخلیق کرنے کی اجازت دیتا ہے، جو ان کے اور ان کے دوستوں کی دلچسپیوں پر مبنی ہوتا ہے۔ بلینڈ ایک ایسا فیچر ہے جو انسٹاگرام کے ڈائریکٹ میسجز (DMs) میں دستیاب ہے۔ اس کے ذریعے، صارفین ایک یا ایک سے زیادہ دوستوں کے ساتھ مشترکہ ریلز فیڈ بنا سکتے ہیں۔ یہ فیڈ انسٹاگرام کے الگورتھم کے ذریعے دونوں صارفین کی دلچسپیوں اور سرگرمیوں کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہے، ہر دن یہ فیڈ نئی ویڈیوز کے ساتھ تازہ ہوتی ہے، تاکہ صارفین کو مسلسل نیا مواد فراہم کیا جا سکے۔ اگر آپ اس فیچر کو استعمال کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے انسٹاگرام کی ایپ کو کھولیں، ڈائریکٹ میسجز میں جائیں، اس چیٹ کو منتخب کریں جس میں آپ بلینڈ بنانا چاہتے ہیں پھر چیٹ کے اوپری دائیں کونے میں موجود بلینڈ کے آئیکون (دو ایموجیز والے بلنگ آئیکون) پر ٹیپ کریں، پھر انوائیٹ پر ٹیپ کریں تاکہ دوستوں کو دعوت دی جا سکے اور پھر جب دوست دعوت قبول کرے گا تو مشترکہ ریلز فیڈ آپ کے انسٹاگرام میں فعال ہو جائے گی۔ بلینڈ فیچر میں صارفین ہر ریل کے نیچے دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کس کے لیے تجویز کی گئی ہے اور وہ ایموجی ری

ایکشنز یا پیغامات کے ذریعے ردعمل دے سکتے ہیں۔ یہ فیچر انسٹاگرام کے ریلز کے تجربے کو مزید سماجی بنانے کے لیے متعارف کرایا گیا ہے۔ بلینڈ کا مقصد صارفین کو ایک دوسرے کے ساتھ مزید گہرے تعلقات قائم کرنے اور مشترکہ دلچسپیوں کے ذریعے بات چیت کو فروغ دینا ہے۔ یہ فیچر خاص طور پر ان صارفین کے لیے مفید ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ ریلز شیئر کرتے ہیں اور ان پر تبصرہ کرتے ہیں۔ بلینڈ کے ذریعے، صارفین نہ صرف نئے مواد کو دریافت کر سکتے ہیں بلکہ اپنے دوستوں کی دلچسپیوں کو بھی بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ تاہم، ابھی یہ فیچر فی الحال دنیا بھر میں آئی او ایس اور اینڈرائیڈ کے محدود صارفین کے لیے دستیاب ہے۔ انسٹاگرام نے 'بلینڈ' نامی نیا متعارف کرا دیا ہے، جو دوستوں کو ایک ساتھ ریلز کو مشترکہ فیڈ بنانے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی ویب سائٹ کے مطابق یہ فیچر صارفین کو ذاتی نوعیت کا ریلز فیڈ تخلیق کرنے کی اجازت دیتا ہے، جو ان کے اور ان کے دوستوں کی دلچسپیوں پر مبنی ہوتا ہے۔ بلینڈ ایک ایسا فیچر ہے جو انسٹاگرام کے ڈائریکٹ میسجز (DMs) میں دستیاب ہے۔ اس کے ذریعے، صارفین ایک یا ایک سے زیادہ دوستوں کے ساتھ مشترکہ ریلز فیڈ بنا سکتے ہیں۔ یہ فیڈ انسٹاگرام کے الگورتھم کے ذریعے دونوں صارفین کی دلچسپیوں اور سرگرمیوں کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہے، ہر دن یہ فیڈ نئی ویڈیوز کے ساتھ تازہ ہوتی ہے، تاکہ صارفین کو مسلسل نیا مواد فراہم کیا جا سکے۔ اگر آپ اس فیچر کو استعمال کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے انسٹاگرام کی ایپ کو کھولیں، ڈائریکٹ میسجز میں جائیں، اس چیٹ کو منتخب کریں جس میں آپ بلینڈ بنانا چاہتے ہیں پھر چیٹ کے اوپری دائیں کونے میں موجود بلینڈ کے آئیکون (دو ایموجیز والے بلنگ آئیکون) پر ٹیپ کریں، پھر انوائیٹ پر ٹیپ کریں تاکہ دوستوں کو دعوت دی جا سکے اور پھر جب دوست دعوت قبول کرے گا تو مشترکہ ریلز فیڈ آپ کے انسٹاگرام میں فعال ہو جائے گی۔ بلینڈ فیچر میں صارفین ہر ریل کے نیچے دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کس کے لیے تجویز کی گئی ہے اور وہ ایموجی ری ایکشنز یا پیغامات کے ذریعے ردعمل دے سکتے ہیں۔ یہ فیچر انسٹاگرام کے ریلز کے تجربے کو مزید سماجی بنانے کے لیے متعارف کرایا گیا ہے۔ بلینڈ کا مقصد صارفین کو ایک دوسرے کے ساتھ مزید گہرے تعلقات قائم کرنے اور مشترکہ دلچسپیوں کے ذریعے بات چیت کو فروغ دینا ہے۔ یہ فیچر خاص طور پر ان صارفین کے لیے مفید ہے جو اپنے دوستوں کے ساتھ ریلز شیئر کرتے ہیں اور ان پر تبصرہ کرتے ہیں۔ بلینڈ کے ذریعے، صارفین نہ صرف نئے مواد کو دریافت کر سکتے ہیں بلکہ اپنے دوستوں کی دلچسپیوں کو بھی بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔ تاہم، ابھی یہ فیچر فی الحال دنیا بھر میں آئی او ایس اور اینڈرائیڈ کے محدود صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

گوگل کروم اور موزیلا فائرفاکس کے ذریعے ہیکنگ کے خدشہ

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) نیشنل سائبر ایمرجنسی رسپانس ٹیم نے گوگل کروم اور موزیلا فائرفاکس کے ذریعے ہیکنگ کے خدشے پر ایڈوائزری جاری کر دی جس میں صارفین کو فوری حفاظتی اقدامات کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسلام آباد سے نیشنل سائبر ایمرجنسی رسپانس ٹیم نے گوگل کروم اور موزیلا فائرفاکس کے ذریعے ممکنہ ہیکنگ سے متعلق وارننگ جاری کی ہے اور اس حوالے سے جاری ایڈوائزری کے مطابق ہیکرز صارفین کی ذاتی معلومات اور اسٹور کیا گیا ڈیٹا چوری کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ڈیسک ٹاپ اور موبائل ڈیوائسز پر ان براؤزرز کے استعمال کنندگان کو متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ حکام نے تجویز دی ہے کہ صارفین فوری طور پر کروم اور فائرفاکس کے تازہ ترین ورژن انسٹال کریں۔ ایڈوائزری میں غیر مصدقہ ویب سائٹس تک رسائی محدود کرنے کی بھی سفارش کی گئی ہے تاکہ ڈیٹا چوری سے بچا جا سکے۔

دنیا کی طاقتور ترین لیزر کا کامیاب تجربہ

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) امریکا کی یونیورسٹی آف مشیگن نے اعلان کیا ہے کہ جامعہ کے زیٹا واٹ-اکوئیویلنٹ الٹرا شارٹ پلس لیزر سسٹم (ZEUS) نے اپنے پہلے تجربے میں دو پیٹا واٹ (20 لاکھ ارب واٹ) کی توانائی پیدا کی ہے۔ یونیورسٹی کے مطابق یہ مقدار عالمی سطح پر پیدا ہونے والی توانائی سے 100 گنا سے زیادہ ہے۔ تاہم، اس توانائی کو جمع نہیں کیا جا سکتا۔ ان طاقتور دھماکوں کا دورانیہ ایک سیکنڈ کے 25 کروڑ کھرب ویں حصے کے برابر ہوتا ہے اور ان کو مستقبل میں طب، کوانٹم فزکس اور میٹیریل سائنس سمیت متعدد شعبوں کے تجربات میں استعمال کیا جائے گا۔ امریکا کی نیشنل سائنس فاؤنڈیشن کی مالی اعانت سے بننے والے اس سسٹم ZEUS پر 1 کروڑ 60 لاکھ ڈالر لاگت آئی ہے اور اس میں ٹائٹینیم ایٹمز کا حامل 7 انچ بڑا اسیفائر کرسٹل ہے جس کو ایسا بنانے میں چار برس سے زیادہ کا عرصہ لگا ہے۔ ZEUS کے پروجیکٹ منیجر فرینکو بایر کا کہنا تھا کہ جس سائز کا ٹائٹینیم سیفائر کرسٹ ان کے پاس ہے ایسے دنیا میں چند ہی ہیں۔

09 TO 15 JUNE, 2025 ☆☆☆ ۹ تا ۱۵ جون ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH KARACHI

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اجازت وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں، سو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہو رہے ہیں

سورۃ التوبہ 09 - آیت نمبر 45

مجھے ہے حکم اذاں..................!

عیدقرباں پر ملک بھر میں مویشی منڈیوں، چارہ بازاروں اور قصائیوں کی من مانیوں نے عوام کی مشکلات میں کئی گنا اضافہ کیا۔ قربانی جیسے مقدس فریضے کی ادائیگی اب متوسط اور غریب طبقے کے لیے ایک خواب بنتی جا رہی ہے۔ جانوروں کی آسمان چھوتی قیمتیں، چارے کی مہنگائی، اور قصائیوں کی من مانیاں ہر سال کی طرح اس بار بھی انتظامی ناکامی کا واضح ثبوت رہیں۔ یہ سوچنا ناگزیر ہے کہ آئندہ سال کے لیے حکومت کیا اقدامات کرے تاکہ عوام کو اس مقدس تہوار پر کچھ ریلیف میسر آسکے۔ سب سے پہلے حکومت کو مویشی منڈیوں کے لیے جامع منصوبہ بندی کرنا ہوگی۔ منڈیوں کا قیام بروقت اور مناسب مقامات پر ہونا چاہیے تاکہ بیوپاریوں اور خریداروں دونوں کو سہولت ملے۔ جانوروں کی قیمتوں پر نظر رکھنے کے لیے پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنائی جائیں، جو روزانہ کی بنیاد پر قیمتوں کی نگرانی کریں اور ناجائز منافع خوری پر فوری کارروائی کریں۔ دوسری اہم ضرورت چارے کی قیمتوں پر کنٹرول ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ قربانی کے سیزن سے کم از کم ایک ماہ قبل چارے کی دستیابی یقینی بنائے اور اگر ممکن ہو تو سبسڈی فراہم کرے۔ ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے اور کسانوں کو براہ راست منڈی تک رسائی دی جائے تاکہ بیچ کے منافع خوروں کا کردار محدود کیا جا سکے۔ تیسرا بڑا مسئلہ قصائیوں کی اجرت اور غیر تربیت یافتہ افراد کی بھرمار ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ قصائیوں کی رجسٹریشن کا نظام متعارف کرائے، جس کے ذریعے صرف مستند اور تربیت یافتہ افراد ہی قربانی کی اجازت حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ، ہر علاقے میں سرکاری نرخ نامہ جاری کیا جائے تاکہ قصائی اپنی اجرت مقررہ حد سے زیادہ نہ مانگ سکیں۔ عوامی آگاہی مہم بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حکومت، علما اور میڈیا کو مل کر عوام کو سادہ اور اجتماعی قربانی کی اہمیت سے روشناس کرانا چاہیے تاکہ لوگ دکھاوے سے بچیں اور اصل روحِ قربانی کو سمجھ سکیں۔ عید قرباں عبادت اور ایثار کا تہوار ہے، نہ کہ دکھاوے، منافع خوری اور بے بسی کا۔ اگر حکومت ابھی سے آئندہ سال کی تیاری شروع کرے، تو اگلی عید پر ہم ایک بہتر، منظم اور سہل ماحول میں اس عظیم سنت کو ادا کر سکیں گے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ صرف عید کے دو دن نہیں، پورا سال منصوبہ بندی اور سنجیدگی سے قربانی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کیا جائے — تاکہ آئندہ قربانی صرف جانور کی ہو، عوام کی نہیں۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories — ٹاپ اسٹوریز

پاکستان کی معیشت پر بھارتی حملے بے اثر

PAGE 04

سستی بجلی کا پیکیج: عوامی ریلیف کا خواب یا حقیقت؟

PAGE 08

عالمی اقتصادی ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار

PAGE 05

ترقیاتی بجٹ پر آئی ایم ایف کا سایہ منڈلانے لگا

PAGE 09

چین میں عیدالاضحیٰ کا جشن ہمارے لیے ایک نیا تجربہ

PAGE 06

مہنگائی۔۔۔ وزارتِ خزانہ کی تازہ رپورٹ کا تجزیہ

PAGE 10

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 100K Followers on social media now shining in print too

پاکستان کی معیشت پر بھارتی حملے بے اثر

کنزیومر واچ رپورٹ

پاکستان کی معیشت ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے جہاں غیر ملکی سرمایہ کاری میں غیرمعمولی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ مختلف عالمی سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ملکی معیشت کے لیے امید کی کرن ہے۔ اسپیشل انویسٹمنٹ فیسیلیٹیشن کونسل (SIFC) کی انتھک کاوشوں اور مربوط حکمت عملیوں کے باعث پاکستان میں براہ راست غیرملکی سرمایہ کاری (FDI) میں قابل ذکر بہتری آئی ہے۔

ایس آئی ایف سی کا قیام غیرملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد کی بحالی اور پاکستان کو ایک پرکشش سرمایہ کاری مرکز بنانے کے لیے ایک سنگِ میل ثابت ہوا ہے۔ اس ادارے کے ذریعے مختلف شعبہ جات میں سرمایہ کاری کو سہولت فراہم کی گئی، خاص طور پر توانائی، انفرااسٹرکچر، ٹرانسپورٹ اور صنعتی شعبوں میں۔ ان اقدامات سے پاکستان کا عالمی سطح پر اقتصادی وقار بھی بلند ہوا ہے۔

پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے بعد یہ ایک اور عملی پیش رفت ہے، جو نہ صرف دونوں ممالک کے تعلقات کو مضبوط بناتی ہے بلکہ پورے خطے میں اقتصادی انضمام کو فروغ دیتی ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کا اعتماد: مغربی دنیا کا رویہ مثبت

چینی سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ امریکہ اور برطانیہ جیسے مغربی ممالک کی طرف سے بھی پاکستان پر اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے۔ امریکی سرمایہ کاری 11 کروڑ 10 لاکھ ڈالر جبکہ برطانوی سرمایہ کاری 21 کروڑ 50 لاکھ ڈالر ریکارڈ کی گئی، جو کہ خوش آئند اعداد و شمار ہیں۔

یہ سرمایہ کاریاں ثابت کرتی ہیں کہ پاکستان کی اقتصادی پالیسیاں اب بین الاقوامی معیار پر پورا اتر رہی ہیں اور عالمی ادارے اور سرمایہ کار اسے ایک پرکشش اور محفوظ ملک تصور کر رہے ہیں۔

بھارتی پروپیگنڈا ناکام، سفارتی محاذ پر پاکستان کی فتح

"معرکہ حق" اور "آپریشن بنیان المرصوص" کی کامیابی کے بعد بھارت نے عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کی، تاہم یہ پروپیگنڈا بے اثر ثابت ہوا۔ پاکستان نے سفارتی سطح پر کامیاب حکمت عملی کے ذریعے نہ صرف بھارتی پراپیگنڈا کو ناکام بنایا بلکہ دنیا کے سامنے ایک پرامن، ترقی پذیر اور سرمایہ کاری کے لیے موزوں ملک کا تاثر پیش کیا۔

پاکستان کی سفارت کاری نے بین الاقوامی سطح پر یہ ثابت کیا کہ وہ ایک ذمہ دار ریاست ہے، جو نہ صرف خطے میں استحکام کی خواہاں ہے بلکہ عالمی سرمایہ کاری کا خیر مقدم بھی کرتی ہے۔ بھارت کو کئی عالمی پلیٹ فارمز پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا اور پاکستان کا مؤقف تسلیم کیا گیا۔

ملکی معیشت ایک نئے دور میں داخل ہورہی ہے جہاں غیر ملکی سرمایہ کاری میں غیر معمولی اضافہ دیکھا جارہا ہے۔ جو خوش آئند ہے

مختلف عالمی سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی ملکی معیشت کے لیے امید کی کرن ہے، SIFC کی انتھک کاوشیں ناقابل فراموش ہیں

ایس آئی ایف سی کا قیام سرمایہ کاروں کے اعتماد کی بحالی اور پاکستان کو ایک پرکشش سرمایہ کاری مرکز بنانے کے لیے سنگِ میل ثابت ہوا

بھارت نے مختلف فورمز پر پاکستان کیلئے رکاوٹیں کھڑی کیں مگر وہ ناکام رہا اور خصوصی اقدامات سے پاکستان کا اقتصادی وقار بلند ہوا

چین کی بڑی سرمایہ کاری: پاکستان-چین دوستی کا عملی مظاہرہ

چین نے ہمیشہ پاکستان کو اسٹریٹجک اور اقتصادی پارٹنر کے طور پر اہمیت دی ہے۔ چین کی جانب سے حالیہ دنوں میں توانائی، ٹرانسپورٹ، انفرااسٹرکچر اور صنعتی شعبوں میں 1 ارب 2 کروڑ 80 لاکھ ڈالر سے زائد کی سرمایہ کاری کی گئی ہے، جو اس اعتماد کی مظہر ہے جو چین پاکستان کی معیشت اور اس کے مستقبل پر رکھتا ہے۔

یہ سرمایہ کاری صرف رقم کا تبادلہ نہیں بلکہ پاکستان کی صنعتی ترقی اور توانائی خود کفالت کی جانب ایک مضبوط قدم ہے۔ چین

بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری: معیشت کی بحالی کا آغاز

غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافے کے ثمرات پاکستانی معیشت پر واضح ہونے لگے ہیں۔ کرنسی کی قدر میں استحکام، تجارتی خسارے میں کمی، اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ جیسے مثبت اشاریے نمایاں ہو رہے ہیں۔ سرمایہ کاری کے اس بڑھتے ہوئے رجحان سے نوکریوں کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، صنعتیں فروغ پائیں گی اور پاکستان کا اقتصادی مستقبل روشن ہوگا۔

عالمی بینک اور آئی ایم ایف جیسے مالیاتی ادارے بھی پاکستان کی اقتصادی پالیسیوں اور اصلاحات کو سراہ رہے ہیں۔ حکومت کی جانب سے سرمایہ کاروں کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے نئے قوانین اور شفاف نظام متعارف کروائے جا رہے ہیں، جس سے سرمایہ کاری کا ماحول مزید بہتر ہوگا۔

نتیجہ: ایک روشن مستقبل کی طرف سفر

پاکستان کے لیے یہ وقت ایک نئے عزم اور نیا آغاز ہے۔ عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد، سفارتی محاذ پر کامیابیاں، اور اقتصادی اصلاحات کے ثمرات بتاتے ہیں کہ اگر یہی رفتار برقرار رہی تو پاکستان نہ صرف معاشی بحرانوں سے نکل آئے گا بلکہ جنوبی ایشیا میں ایک مضبوط معاشی قوت کے طور پر ابھرے گا۔

ایس آئی ایف سی، حکومتی پالیسی ساز ادارے، اور پاکستان کے محب وطن عوام اگر مل کر کام کریں تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان ترقی یافتہ اقوام کی صف میں شامل ہوگا۔

عالمی اقتصادی ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار

یورپی مرکزی بینک (ECB) کی صدر کرسٹین لاگارڈ کی حالیہ تقریر نے عالمی معاشی نظام میں جاری تغیرات پر گہرے سوالات اٹھادیے

امریکی ڈالر کی بالادستی نامنظور، اب وقت آگیا ہے کہ یورو کو ایک مضبوط اور قابل اعتماد عالمی ذخیرہ کرنسی کے طور پر ابھارا جائے، کرسٹین لاگارڈ

دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکا کی قیادت میں قائم ہونے والے مالیاتی نظام نے عالمی ترقی، استحکام اور خوشحالی میں کلیدی کردار ادا کیا

اب یہ نظام بوسیدہ ہوتا جارہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ بین الاقوامی سطح پر اعتماد کی کمی اور اقتصادی مفادات کے ٹکراؤ ہیں، صدر یورپی مرکزی بینک

کنزیومر واچ ڈیسک

یورپی مرکزی بینک (ECB) کی صدر کرسٹین لاگارڈ کی حالیہ تقریر نے عالمی معاشی نظام میں جاری تغیرات پر گہرے سوالات اٹھادیے ہیں۔ برلن میں ہرٹی اسکول میں کی گئی اس تقریر میں انہوں نے امریکی ڈالر کی بالادستی پر مبنی عالمی اقتصادی ڈھانچے کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ یہ صورتحال یورپ کے لیے شدید خطرات کا باعث بن سکتی ہے۔ ان کے مطابق، اب وقت آگیا ہے کہ یورو کو ایک مضبوط اور قابل اعتماد عالمی ذخیرہ کرنسی (Global CurrencyReserve) کے طور پر ابھارا جائے، تاکہ دنیا کو ایک متوازن اور متنوع مالیاتی نظام کی طرف لے جایا جاسکے۔

امریکی قیادت میں قائم نظام کی تاریخی اہمیت

کرسٹین لاگارڈ نے اپنے خطاب میں اس بات کو تسلیم کیا کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد قائم ہونے والا بین الاقوامی مالیاتی نظام — جس کی قیادت امریکا نے کی — نے کئی دہائیوں تک عالمی ترقی، استحکام اور خوشحالی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ واشنگٹن کی قیادت میں قائم اس نظام کی بنیاد "قواعد پر مبنی عالمی نظم" اور امریکی ڈالر

کی عالمی ریزرو کرنسی کے طور پر قبولیت پر رکھی گئی تھی۔ اس نظام نے نہ صرف عالمی تجارت کو سہارا دیا بلکہ دنیا بھر کے مالیاتی اداروں کو ایک مشترکہ فریم ورک کے تحت مربوط کیا۔

نظام کی موجودہ صورتحال اور چیلنجز

تاہم، لاگارڈ کے مطابق اب یہ نظام بوسیدہ ہوتا جارہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ بین الاقوامی سطح پر اعتماد کی کمی اور اقتصادی مفادات کے ٹکراؤ ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر امریکا کی موجودہ پالیسیوں کا حوالہ دیا جن میں تجارتی تحفظ پسندی، یک طرفہ فیصلے، اور اہم تجارتی شراکت داروں پر ٹیرف عائد کرنے کی دھمکیاں شامل ہیں۔ اگرچہ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا نام براہ راست نہیں لیا، لیکن ان کا بیان بظاہر انہی کی پالیسیوں پر تنقید تھا جنہوں نے عالمی سطح پر اقتصادی عدم استحکام کو جنم دیا ہے۔

یورپ کے لیے خطرات

کرسٹین لاگارڈ نے زور دیا کہ اگر موجودہ رجحانات جاری رہے، تو اس کا سب سے زیادہ نقصان یورپ کو ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپی یونین کی معیشت نہ صرف برآمدات پر انحصار کرتی ہے بلکہ مالیاتی اور تجارتی استحکام کے لیے ایک مضبوط بین الاقوامی نظام پر بھی انحصار رکھتی ہے۔ اگر یہ نظام زوال پذیر ہو جائے تو یورپی مالیاتی ادارے، کمپنیاں، اور صارفین بھی متاثر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ "یورپ اس نظام کا سب سے بڑا فائدہ اٹھانے والا رہا ہے، اور اس نظام کے زوال کا سب سے بڑا نقصان بھی یورپ ہی کو اٹھانا پڑے گا۔"

یورو کو متبادل کے طور پر پیش کرنے کی وکالت

لاگارڈ نے کہا کہ یورو کو ایک مضبوط عالمی کرنسی کے طور پر فروغ دینا اس وقت یورپ کی ایک بڑی ترجیح ہونی چاہیے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اگرچہ یورو دنیا کی دوسری بڑی کرنسی ہے، لیکن اب بھی عالمی ذخائر میں اس کا حصہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں کم ہے۔ انہوں نے یورپی یونین پر زور دیا کہ وہ مالیاتی استحکام، سرمایہ کاری کے تحفظ، اور مضبوط بینکاری نظام کے ذریعے یورو کی بین الاقوامی حیثیت کو مزید مستحکم بنائے۔

عالمی نظام میں تبدیلی کی ضرورت

کرسٹین لاگارڈ کے مطابق موجودہ عالمی مالیاتی نظام میں اصلاحات ناگزیر ہوچکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک متوازن، کثیر القطبی (multipolar) مالیاتی نظام ہی دنیا کو موجودہ معاشی عدم استحکام سے نکال سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ ابھرتی ہوئی معیشتوں، جیسے چین، بھارت اور برازیل کو بھی عالمی مالیاتی اداروں میں زیادہ کردار دیا جائے، تاکہ بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیا جاسکے۔

لاگارڈ کی یہ تقریر صرف ایک معاشی تجزیہ نہیں بلکہ ایک انتباہ بھی تھی۔ انہوں نے واضح کردیا کہ عالمی مالیاتی نظام کی موجودہ صورتحال نہ صرف خطرناک ہے بلکہ اس میں فوری اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق اگر یورپ نے ابھی سے تیاری نہ کی تو وہ مستقبل میں اقتصادی تنہائی کا شکار ہوسکتا ہے۔ انہوں نے پالیسی سازوں پر زور دیا کہ وہ فوری اقدامات کریں تاکہ یورو کو عالمی مالیاتی نظام میں ایک مستحکم ستون کے طور پر قائم کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں مالیاتی اتحاد، بینکاری اصلاحات، اور سرمایہ کاری میں شفافیت کو کلیدی عوامل کے طور پر پیش کیا گیا۔

ان کا پیغام واضح تھا: اگر یورپ کو عالمی سطح پر اپنی اقتصادی خودمختاری کو برقرار رکھنا ہے، تو اسے اپنے مالیاتی اداروں اور کرنسی کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا ہوگا ۔ورنہ عالمی تبدیلیوں کی لہر میں یورپ پیچھے رہ جائے گا۔

Over 100K Followers on social media now shining in print too

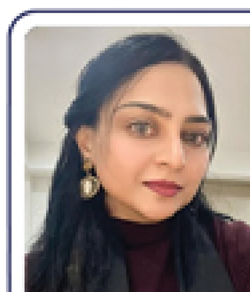

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

چین میں عیدالاضحیٰ کا جشن ہمارے لیے ایک نیا تجربہ

یہ چین نہیں، کسی خواب کا در تھا، جہاں ہر تہوار ایک نئی دُنیا کا دروازہ کھولتا ہے۔ جیسے یہ ملک تہواروں اور روایات کے پیچ و خم میں کچھ کہہ رہا ہو۔ جیسے دو مختلف جہاں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو گئے ہوں۔ ایک طرف عیدالاضحیٰ کی روحانیت تھی، جہاں قربانی کا عہد اور ایمان کا ارمان دلوں میں رچ بس رہا تھا، اور دوسری طرف ڈریگن فیسٹول کا دھواں تھا، جس میں ماضی کی روایات اور جدیدیت کا حسین امتزاج دھوم مچائے ہوئے تھا۔ چین میں عید اور ڈریگن فیسٹول کے درمیان یہ وہ لمحے تھے جو دل میں گہرے نقش کی طرح بس گئے۔

جیسے کوئی پرانی کتاب کھل جائے اور اس کے سفید صفحے پر رنگوں کا کھیل شروع ہو جائے۔ عید کے موقع پر، جب پورے شہر کی گلیوں میں خوشبوؤں کے دھارے تیر رہے تھے تو دوسری طرف ڈریگن کی مورتیاں، رنگین پرچم اور روایتی کھانے بازاروں میں سجے ہوئے تھے۔

میرے ذہن میں یہ سوال تھا کہ آیا یہ دو تہوار اپنے رنگوں اور خوشبوؤں کے باوجود ایک دوسرے سے کیسے ہم آہنگ ہو گئے ہیں؟ کیا چین کے مسلمان اس دن کو جس قدر مقدس جانتے ہیں، ویسے ہی اس دن کی خوشی میں ڈریگن فیسٹول کو شامل کر پاتے ہیں؟ یا پھر یہ تقاضا، یہ ہم آہنگی، کہیں ایک خاموش تہوار کی صورت میں سامنے آئی ہے؟

میں ان گلیوں میں گھوم رہی تھی، جہاں ڈریگن کی رنگین چمک اور عید کی روحانیت نے ایک نیا رشتہ قائم کیا تھا، اور میرا قلم ان مناظر کو ناپنے کے لیے بے چین تھا۔

چین، جہاں کی ہر گلی، ہر کوچہ اپنی منفرد تہذیب اور رنگینی میں رچا بسا ہے، وہاں مسلمانوں کا عید منانا ایک الگ ہی رنگ میں ڈوبا ہوا تھا۔ ڈریگن فیسٹول کی چمک دمک، کشتیوں کی دوڑ، اور خوشبوؤں میں لپٹی چینی روایات کی تہذیب ایک طرف، جبکہ دوسری طرف عیدالاضحیٰ کی مقدس اور روحانی فضا، جہاں ہم قربانی کا گوشت تقسیم کرتے ہوئے اپنے رب کی رضا کے لیے دلوں کو صاف کرتے تھے۔

چین میں عید کی تعطیلات نہیں ہوتیں، لیکن جب ڈریگن فیسٹول کی چھٹیاں آئیں، تو ان چند دنوں میں ایک غیر معمولی سکون تھا۔ گویا دنیا کے تمام رنگ چین کی سرزمین پر سمٹ آئے تھے۔ ایک طرف رنگین جھنڈے، سڑکوں پر چمکتی لائٹس، اور کشتیوں کی دوڑ تھی تو دوسری طرف قربانی کی تیاری، گوشت کی تقسیم اور اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کا عمل۔ دونوں تہواروں کے درمیان ایک عجیب سا امتزاج تھا۔ ڈریگن فیسٹول کی ہنسی خوشی کی محافل اور عیدالاضحیٰ کی عبادت کی تقدیس، جیسے ایک ہی سرزمین پر دو دنیاؤں کا میل ہو۔ ڈریگن فیسٹول کا آغاز قدیم چین کی ایک کہانی سے جڑا ہوا ہے، جس کے مطابق یہ تہوار ایک عظیم سپہ سالار "کُو یوان" کی قربانی اور اس کی محبت کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ کُو یوان، جو کہ ایک بہت ہی ذہین اور بہادر شاعر تھا، اپنی قوم کے لئے لڑا اور آخر کار دریا میں غرق ہو گیا۔ اس کے بعد لوگوں نے اس کی یاد میں دریا میں چھپاتے ہوئے رنگین رنگوں والے 'ڈریگن بوٹس' میں لہریں ماریں، اور اس دن کو ایک تہوار کے طور پر منایا۔

ہم اس دن دریائے ہوانگشو کے کنارے پہنچے تھے۔ جہاں سینکڑوں لوگ جمع تھے۔ لمبی، رنگ برنگی کشتیاں، جن کے اگلے سرے پر ڈریگن کا منہ تراشا گیا تھا، پانی پر لرزتی کھڑی تھیں۔ ہر کشتی میں دس بارہ افراد، ہم رنگ وردی میں، ڈرم کی تھاپ پر چپو چلا رہے تھے۔ وہ نظارہ کچھ ایسا تھا جیسے کسی قدیم داستان کو آنکھوں کے سامنے جیتے جاگتے دیکھ رہی ہوں۔ لوگ شور مچاتے، جھنڈے لہراتے، ''چیایو! چیایو!'' یعنی حوصلہ رکھو! کے نعرے لگا رہے تھے۔ دوسری جانب، چھوٹے چھوٹے اسٹالز پر بانس کے پتوں میں لپٹے چپچپے چاولوں ژونگزی کی خوشبو تھی۔ ان چاولوں میں گوشت، انڈے یا میٹھا پیسٹ بھرا ہوتا ہے، اور انہیں کھانے کی روایت اس فیسٹول کا حصہ ہے۔ یہاں گائیڈ نے ہمیں بتایا کہ

یہ تہوار شاعر 'چو یوان' کی یاد میں منایا جاتا ہے، جو اپنی قوم کے لیے جان دے گیا۔ لوگ اسے خراج دینے کو کشتیاں دوڑاتے اور ژونگزی دریا میں پھینکتے تھے تاکہ مچھلیاں اس کا جسم نہ کھائیں۔''

میں دم بخود رہ گئی۔ ایک تہوار، جو دکھ کی کوکھ سے نکلا تھا، آج خوشی کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ یہی تو کمال ہے تہذیبوں کا وہ آنسو کو بھی رنگ میں بدل دیتی ہیں۔

میں کنارے پر کھڑی سوچ رہی تھی، "عید پر ہم بھی قربانی کرتے ہیں، اپنی محبت، اپنی وفا کا اظہار۔ اور یہاں، ڈریگن فیسٹول پر وہی عقیدت، صرف انداز الگ۔ بس یہی وہ لمحہ تھا جب مجھے یہ احساس ہوا کہ اس تہوار میں نہ صرف تاریخ بلکہ جذبات اور روایات کا رنگ بھی بسا ہے۔ جہاں تک میں نے دیکھا، ہر طرف لوگوں کا جوش اور محبت بھرا ماحول تھا۔ ڈریگن بوٹ ریسز، رنگین ڈریگن کے مجسمے، خوشبودار چاولوں سے بھرے پیکٹ اور لذت بھری روایات یہ سب ایک کہانی کی طرح ایک دوسرے میں گھل کر اس تہوار کو خاص بناتے ہیں۔

اور پھر، جب میں نے ان رنگوں اور روشنیوں میں گھومتے ہوئے لوگوں کے چہرے دیکھے، تو مجھے یہ بات سمجھ میں آئی کہ یہ تہوار محض ایک کھیل یا جشن نہیں، بلکہ ایک پوری قوم کی تاریخ، محبت اور قربانی کی داستان ہے۔ یہ اس قوم کی جذباتی وابستگی اور اپنے ماضی سے تعلق کا اظہار ہے، جو نہ صرف اپنے عظیم ہیروز کو یاد کرتی ہے، بلکہ اپنی روایات، ثقافت اور فلسفے کو نسل در نسل منتقل کرنے کا عہد بھی کرتی ہے۔

ہمارے لیے اس وقت ڈریگن فیسٹول سے زیادہ عیدالاضحیٰ کا دن اہم تھا۔ ہم نے جب قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھوں سے خریدا، اور پھر اس کی نگہداشت کے لیے چین کے خاص "شیرٹر" میں چھوڑا، تو دل میں یہ خیال آیا کہ قربانی محض گوشت کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں روح کی صفائی، دل کی نیت کی پاکیزگی اور اپنے رب سے تعلق کی گہرائی چھپی ہوتی ہے۔

چین میں عیدالاضحیٰ کی چھٹیاں نہیں ہوتیں، لیکن یہاں کی زندگی کا نظم و ضبط، اور تہواروں کا رنگ ہمیشہ دلکش ہوتا ہے۔ ان دنوں ڈریگن فیسٹول کی

Over 100K Followers on social media now shining in print too

چھٹیاں ہماری عید کی چھٹیوں کا باعث بن گئیں۔ وہ لمحے، جب ہر طرف چھوٹے چھوٹے لال رنگ کے ڈریگن ہوا میں اُڑ رہے تھے، اور لوگوں کی مسکراہٹیں عید کے دن کی خوشیوں جیسی تھیں، دل نے سوچا، شاید دنیا کے سبھی تہواردلوں کو جوڑنے کا ہنر جانتے ہیں۔

یہاں جب میں نے قربانی کے جانوروں کے لیے بنائے گئے "شیلٹرز" کو دیکھا، تو وہ مناظر نہ صرف مجھے حیران کن لگے، بلکہ دل میں ایک گہری سوالیہ فکر بھی جاگ اٹھی: "کیا واقعی قربانی کے جانوروں کی نگہداشت اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی ان کے مقصد کو پورا کرنے کی؟" چین میں، جہاں ہر کام کی ایک سلیقے سے ترتیب ہوتی ہے، قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کا نظام بھی کسی شاندار ترتیب کی مانند تھا، جو نہ صرف جدیدیت کا عکاس تھا، بلکہ انسانیت کے رنگ میں ڈوبا ہوا تھا۔

لنشیا کے قریب ایک ایسا فارم دیکھنے کا موقع ملا جہاں قربانی کے جانوروں کی دیکھ بھال کی جاتی تھی۔ یہ فارم ایک جدید شیلف اسٹائل کی طرح تھا، جہاں ہر چیز اپنے مخصوص مقام پر رکھی ہوئی تھی۔ جانوروں کے لیے مخصوص "شیلٹرز" یعنی پناہ گاہیں ایسی بنائی گئی تھیں کہ نہ صرف انہیں آرام دہ زندگی گزارنے کا موقع ملتا، بلکہ ان کی صحت اور صفائی بھی بہت اچھے طریقے سے یقینی بنائی جاتی تھی۔ چھوٹے، کشادہ باڑے جہاں ہر بکرے اور بھیڑ کے لیے الگ الگ جگہ مختص کی گئی تھی، وہاں کی صفائی قابل ذکر تھی۔ ان "شیلٹرز" میں جدید آٹومیٹک صفائی کے نظام لگے ہوئے تھے، جن کی مدد سے جانوروں کی جگہیں دن بھر صاف اور خشک رہتی تھیں۔

سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ یہ فارم صرف جانوروں کی دیکھ بھال پر ہی نہیں، بلکہ ان کی نفسیاتی حالت پر بھی دھیان دے رہا تھا۔ ایک مخصوص "ریلیکس زون" تھا جہاں جانور ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ طور پر وقت گزار سکتے تھے۔ اس علاقے میں کچھ درخت اور گھاس بھی اُگائی گئی تھی تاکہ جانوروں کو قدرتی ماحول کا تھوڑا سا احساس ہو سکے۔

جہاں تک بات ہے جانوروں کی صحت کی، تو یہاں ہر جانور کی مکمل میڈیکل ہسٹری محفوظ رکھی جاتی تھی۔ فارم میں ایک چھوٹا سا کلینک بھی تھا، جہاں جانوروں کو باقاعدگی سے چیک کیا جاتا تھا۔ جانوروں کی کوئی بھی بیماری فوراً پتہ چل جاتی تھی، اور انہیں بہترین علاج فراہم کیا جاتا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ چین میں، جہاں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بہت زیادہ ہے، وہیں یہاں کے فارموں میں "ڈیجیٹل ہینڈلنگ" کا استعمال بھی کیا جاتا ہے، یعنی جانوروں کی صحت کے تمام ریکارڈ آن لائن محفوظ ہوتے ہیں، اور اگر کسی جانور کو کسی بھی قسم کی طبی مدد کی ضرورت ہوتی ہے، تو فارم کی میڈیکل ٹیم فوراً وہاں پہنچ جاتی ہے۔

یہ نظام اتنا منفتی اور نظم وضبط سے بھرا ہوا تھا کہ مجھے لگتا تھا جیسے ہم کسی اعلیٰ معیار کے جانوروں کے لیے مخصوص فلاحی ادارے میں ہیں، جہاں ان کی ہر ضرورت کو بڑی باریکی سے سمجھا گیا ہے۔ یہاں قربانی کے جانوروں کی نگہداشت میں یہ جدید طریقے نہ صرف چینی معاشرت کی ترقی کو ظاہر کرتے ہیں، بلکہ وہ اسلامی تصورِ قربانی میں بھی ایک نیا پہلو شامل کرتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہوتی ہے جہاں جانور عید کی آمد تک اپنی زندگی کے آخری ایام گزار رہے ہوتے ہیں۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر یہاں کسی کو یہ پرواہ نہیں تھی کہ کس جانور کی قیمت کتنی ہے یا کون سا جانور سب سے خوبصورت ہے۔ یہاں قربانی کا اصل مقصد اپنی قربانی کی نیت اور ایمان کی گہرائی تھی۔ کسی کی نظر اپنے جانور کے وزن اور قیمت پر نہیں تھی، بلکہ اس بات پر تھی کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے اپنے حصے کی قربانی کس طرح ادا کر رہا ہے۔ لوگوں کی آپس میں مقابلہ بازی یا نمائش کا کوئی رواج نہیں تھا، بلکہ سکون اور خاموشی میں قربانی کی روح کی تکمیل ہو رہی تھی۔

چینی مسلمان اپنے طور پر عیدالاضحیٰ کو مناتے ہیں، مگر ان کا انداز ہمارے پاکستانیوں سے تھوڑا مختلف ہوتا ہے۔ یہاں اذان کی وہ گونج نہیں ہوتی جو ہمارے محلے کی مساجد سے ہر عید کی صبح سنائی دیتی ہے، نہ ہی بازاروں میں وہ عید کی خوشبو اور خریداروں کا ہجوم ہوتا ہے۔ یہ سکون، یہ ترتیب، شاید چین کی تہذیب کا حصہ تھا، جہاں ہر چیز کا ایک نظم اور ڈھنگ ہوتا ہے لیکن اس سکون میں ایک چیز تھی جو دل کو چھو جاتی تھی: قربانی کی روح۔

ہماری عید میں، جہاں ہر گلی میں قربانی کے جانوروں کی قیمتوں پر منڈیاں سجتی ہیں، وہاں چین میں قربانی کے جانوروں کی خرید وفروخت بھی بڑی ترتیب سے ہوتی ہے۔

چینی مسلمان اس دن کی نماز بڑی خاموشی سے ادا کرتے ہیں۔ مسجدوں میں داخل ہوتے ہی ایسا لگتا ہے جیسے یہ ایک پرانا خواب ہو، جہاں لوگوں کی مسکراہٹیں اور خاموشی سے کی جانے والی عبادتیں دل کی گہرائیوں میں اتر رہی ہوں۔ یہاں کی مساجد میں اذان کے بلند آواز کا فقدان تھا، لیکن یہاں کی خاموش عبادت نے مجھے ایک نئے روحانی پہلو سے آشنا کیا۔ ان کی عبادت میں ایک لطافت اور سکون تھا، جو ہماری مصروف زندگی سے کہیں دور تھا۔

پھر عید کی دن کی روایت ہے کہ خاندان کے ساتھ مل بیٹھ کر گوشت کے پکوان بنائے اور کھائے جاتے ہیں۔ یہاں بھی یہی منظر تھا۔ چینی لوگ نہ صرف اپنے گھر والوں کو، بلکہ اپنے پڑوسیوں اور قریبی عزیزوں کو بھی بلاتے ہیں۔ چینی مسلمان اپنے مذہب کے ساتھ وہ خوبصورت ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں کہ ان کے طرز زندگی میں کبھی فرق نہیں آتا۔ وہ اپنے دلوں میں اللہ کی رضا اور قربانی کے جذبے کو محفوظ رکھتے ہیں، اور اپنی زندگی میں سکون اور ترتیب کے ساتھ اس پر عمل کرتے ہیں۔

چین میں عیدالاضحیٰ کا جشن ہمارے لیے ایک نیا تجربہ تھا۔ یہاں کا ہر منظر، ہر عمل ایک نئے رنگ میں رنگا ہوا تھا۔ وہ خاموشی، وہ ترتیب، وہ عبادت کا راز، ہمارے لئے نئی روشنی تھا۔ شاید ہم نے کبھی قربانی کو اتنی خاموشی اور اتنی گہرائی سے نہیں سمجھا، لیکن چین کے مسلمانوں نے اس عمل کو ایک نیا معنی دے دیا تھا۔

یہاں کی عید نے مجھے یہ سکھایا کہ عید کا جو اصل مقصد ہے، وہ صرف گوشت کی تقسیم یا جشن کا اہتمام نہیں، بلکہ اللہ کے ساتھ قربت کا ایک راستہ ہے، جو کہ ہر جگہ ایک الگ رنگ میں دکھائی دیتا ہے۔ اور یہ وہ رنگ تھا جو چین میں، ان خاموش لمحوں میں، میں نے محسوس کیا۔

یہاں، عید کی قربانی کا مقصد صرف گوشت نہیں تھا، بلکہ ایک نیا پیغام تھا سکون، عبادت، روحانیت کا اور میں یہ سوچ رہی تھی کہ

شاید یہی وہ عالمگیر سچائی تھی، جو تہذیبوں کی دیواروں سے ماورا ہو کر، خاموشی سے میرے دل کے دروازے پر دستک دے رہی تھی کہ عید کا اصل جشن دل میں اترتی ہوئی اُس روشنی کا نام ہے، جو قربتِ خداوندی سے روشن ہوتی ہے۔

> چین میں عیدالاضحیٰ کی چھٹیاں نہیں ہوتیں، لیکن یہاں کی زندگی کا نظم وضبط، اور تہواروں کا رنگ ہمیشہ دلکش ہوتا ہے۔ ان دنوں ڈریگن فیسٹول کی چھٹیاں ہماری عید کی چھٹیوں کا باعث بن گئیں۔ وہ لمحے، جب ہر طرف چھوٹے چھوٹے لال رنگ کے ڈریگن ہوا میں اُڑ رہے تھے، اور لوگوں کی مسکراہٹیں عید کے دن کی خوشیوں جیسی تھیں، دل نے سوچا، شاید دنیا کے سبھی تہوار دلوں کو جوڑنے کا ہنر جانتے ہیں۔

کنزیومر واچ رپورٹ

سستی بجلی کا پیکیج: عوامی ریلیف کا خواب یا حقیقت؟

پاکستان میں توانائی کا بحران کئی دہائیوں سے عوام کے لیے ایک کڑا امتحان رہا ہے۔ بجلی کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ، لوڈ شیڈنگ، اور حکومتی پالیسیوں کی غیر یقینی صورتحال نے عوامی زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ موجودہ حکومت کی جانب سے عوام کو ریلیف دینے کے لیے اپریل 2025 میں وزیراعظم شہباز شریف نے گھریلو صارفین کے لیے بجلی 7 روپے 41 پیسے فی یونٹ سستی کرنے کا اعلان کیا۔ اس اقدام کو عوامی سطح پر سراہا گیا اور اسے حکومت کی جانب سے مہنگائی کے ستائے عوام کے لیے ایک مثبت قدم قرار دیا گیا۔ تاہم، حالیہ اطلاعات کے مطابق اس ریلیف پیکج کو ایک اور دھچکہ لگنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے، اور جون 2025 میں صارفین کو مکمل ریلیف نہ ملنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

حکومت کی نیت اور ابتدائی اعلان

3 اپریل 2025 کو وزیراعظم شہباز شریف نے اعلان کیا کہ گھریلو صارفین کو بجلی 7 روپے 41 پیسے فی یونٹ سستی فراہم کی جائے گی۔ اس فیصلے کا مقصد مہنگائی کے بوجھ تلے دبے ہوئے متوسط اور کم آمدنی والے طبقے کو فوری ریلیف فراہم کرنا تھا۔ اس پیکج کے تحت حکومت نے مختلف ایڈجسٹمنٹس، سبسڈیز، اور ریلیف اسکیمز کے ذریعے بجلی کی قیمت میں خاطر خواہ کمی لانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

ابتدائی مہینوں میں اس اعلان کے تحت کچھ حد تک ریلیف دیا بھی گیا۔ اپریل میں صارفین کو 4 روپے 97 پیسے فی یونٹ کا ریلیف ملا جبکہ مئی میں یہ بڑھ کر 6 روپے 35 پیسے فی یونٹ ہو گیا۔ یہ اضافہ وقتی طور پر عوام کے لیے خوش آئند تھا، مگر اب جون کے مہینے میں اس ریلیف میں نمایاں کمی کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔

جون میں ریلیف کم کیوں ہو رہا ہے؟

ذرائع کے مطابق جون میں بجلی صارفین کو حاصل ہونے والا مجموعی ریلیف کم ہو کر 4 روپے 79 پیسے فی یونٹ رہنے کا امکان ہے، جو کہ موجودہ ریلیف یعنی 6 روپے 35 پیسے کے مقابلے میں نمایاں کمی ہے۔ اس کمی کی بنیادی وجہ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) کی جانب سے اپریل کی ماہانہ فیول پرائس ایڈجسٹمنٹ (FPA) پر سی پی پی اے (سنٹرل پرچیزنگ پاور ایجنسی) کی درخواست کے مطابق ایک روپے 27 پیسے فی یونٹ اضافہ مانگنا ہے۔

مارچ کی ایڈجسٹمنٹ میں 29 پیسے فی یونٹ کی کمی دی گئی تھی جو مئی میں لاگو ہوئی، مگر جون میں اس ریلیف کا اطلاق ختم ہو رہا ہے۔ اگر نیپرا سی پی پی اے کی درخواست پر عمل کرتی ہے اور ایک روپے 27 پیسے فی یونٹ اضافہ منظور کر لیتی ہے، تو وزیراعظم پیکج کے تحت بجلی کی قیمت میں کمی کا اثر نمایاں طور پر کم ہو جائے گا۔

سہ ماہی ایڈجسٹمنٹس اور دیگر ریلیف اقدامات

حالانکہ ماہانہ ایڈجسٹمنٹ کی بنیاد پر ریلیف میں کمی کا اندیشہ ہے، مگر دوسری اور تیسری سہ ماہی ایڈجسٹمنٹس کے تحت دی جانے والی رعایتیں جون میں برقرار رہنے کی امید ہے۔ موجودہ مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں ایک روپے 90 پیسے اور تیسری سہ ماہی میں ایک روپے 55 پیسے فی یونٹ کی کمی کا اطلاق بدستور جاری رہے گا۔ اسی طرح پیٹرولیم لیوی کی مد میں ایک روپے 71 پیسے فی یونٹ اور ری ٹینڈ ایف سی اے کی مد میں 90 پیسے فی یونٹ کی کمی بھی جون میں برقرار رکھی جائے گی۔

یہ تمام اقدامات حکومت کے اس عزم کی عکاسی کرتے ہیں کہ وہ بجلی کی قیمتوں میں زیادہ سے زیادہ کمی لا کر عوام کو ریلیف فراہم کرنا چاہتی ہے، مگر نیپرا اور سی پی پی اے جیسے خودمختار اداروں کی تکنیکی و مالیاتی سفارشات حکومتی عزائم کے راستے میں رکاوٹ بن سکتی ہیں۔

عوامی تاثرات اور اقتصادی اثرات

وزیراعظم کے سستی بجلی پیکج کو عوامی سطح پر پذیرائی تو ملی، مگر ساتھ ہی یہ خدشات بھی موجود رہے کہ آیا حکومت اس ریلیف کو مستقل اور پائیدار بنا پائے گی یا نہیں۔ توانائی کے شعبے میں سبسڈی دینا ایک وقتی ریلیف تو ہو سکتا ہے، مگر طویل المدتی حل کے لیے نظامی اصلاحات اور پیداواری لاگت میں کمی ناگزیر ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر حکومت عوامی دباؤ میں آ کر صرف سبسڈی کی راہ اپنائے گی تو یہ مالیاتی خسارے میں مزید اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر حکومت قابل تجدید توانائی کے منصوبوں، سمارٹ گرڈز، اور بجلی کی چوری روکنے جیسے اقدامات پر توجہ دے تو نہ صرف بجلی سستی ہو سکتی ہے بلکہ نظام بھی پائیدار ہوگا۔

نیپرا کا کردار اور خودمختار ادارے

نیپرا کا کردار اس ساری صورت حال میں نہایت اہم ہے۔ بجلی کی قیمتوں کے تعین میں یہ ادارہ مکمل طور پر خودمختار ہے اور ہر ماہ فیول پرائس ایڈجسٹمنٹ کی بنیاد پر قیمتوں میں رد و بدل کرتا ہے۔ سی پی پی اے کی جانب سے مانگے گئے اضافے کو تکنیکی، مالی، اور قانونی بنیادوں پر جانچنے کے بعد ہی کوئی حتمی فیصلہ کیا جاتا ہے۔

نیپرا نے سی پی پی اے کی درخواست پر گزشتہ روز سماعت کے بعد فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ اب یہ فیصلہ جون کے آغاز میں متوقع ہے، جس کے بعد بجلی کے نرخوں کا تعین کیا جائے گا۔ اگر اضافہ منظور ہوتا ہے تو وزیراعظم پیکج کے تحت دی جانے والی سبسڈی کا اثر محدود ہو جائے گا۔

مستقبل کا لائحہ عمل

موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے حکومت کے لیے یہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ وہ محض وقتی ریلیف کے بجائے توانائی کے شعبے میں بنیادی اصلاحات کرے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ قابل تجدید توانائی کے ذرائع جیسے سولر، ہوا اور ہائیڈرو پاور پر سرمایہ کاری بڑھائے، بجلی کی ترسیل کے نظام کو جدید بنائے، اور بجلی کی چوری پر قابو پائے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیپرا اور سی پی پی اے جیسے اداروں کے ساتھ باہمی مشاورت کے ذریعے ایسی پالیسی ترتیب دے جو نہ صرف عوام کو ریلیف دے بلکہ ملکی معیشت کو بھی سنبھالا دے۔

نتیجہ

وزیراعظم شہباز شریف کی جانب سے بجلی 7 روپے 41 پیسے فی یونٹ سستی کرنے کا اعلان عوام کے لیے ایک خوش آئند قدم تھا، مگر حالیہ صورتحال میں اس ریلیف کے مکمل طور پر لاگو ہونے کے امکانات محدود نظر آ رہے ہیں۔ نیپرا کی جانب سے قیمتوں میں متوقع اضافے اور ماہانہ ایڈجسٹمنٹس کے اثرات اس پیکج کی افادیت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اگرچہ کچھ رعایتیں جون میں برقرار رہنے کی توقع ہے، مگر مجموعی طور پر صارفین کو ملنے والا ریلیف کم ہو سکتا ہے۔ حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقتی ریلیف سے آگے بڑھ کر توانائی کے شعبے میں دیرپا اصلاحات کی راہ اپنائے تاکہ سستی، مسلسل اور منصفانہ بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔

ترقیاتی بجٹ پر آئی ایم ایف کا سایہ منڈلانے لگا

کنزیومر واچ ڈیسک

عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کی سخت نگرانی میں آئندہ مالی سال کے وفاقی ترقیاتی پروگرام میں تقریباً تمام شعبوں کے لیے فنڈز میں کٹوتی کی گئی ہے، تاہم سڑکوں کی تعمیر کے منصوبوں میں اضافے اور ارکان پارلیمنٹ کی اسکیموں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ سالانہ پلاننگ کوآرڈینیشن کمیٹی (اے پی سی سی) نے ریکارڈ 4 ہزار 83 ارب روپے مالیت کے قومی ترقیاتی پروگرام کی منظوری دی، یہ رقم پنجاب اور سندھ کی معاونت سے ممکن ہوئی جن کے پاس مرکز کے مقابلے میں زیادہ مالی طاقت ہے، کیونکہ مرکز مالیاتی خودمختاری، قرضوں کی ادائیگی اور سیکیورٹی ضروریات کی وجہ سے مالی مسائل کا شکار ہے۔ اس خرچ کی بنیاد پر حکومت نے آئندہ سال کے لیے شرح نمو کا ہدف 4.2 فیصد مقرر کیا ہے جس میں زرعی پیداوار کا ہدف 4.4 فیصد، صنعت کا 4.3 فیصد اور خدمات کے شعبے کا 4 فیصد رکھا گیا ہے، جب کہ مہنگائی کی شرح 7.5 فیصد مقرر کی گئی ہے۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی اور ترقیات احسن اقبال کی زیر صدارت اجلاس میں مالی مشکلات پر کھل کر بات کی گئی اور صوبائی نمائندوں سے کہا گیا کہ وہ اپنی قیادت کو قائل کریں کہ اب وفاقی فنڈز کا مطالبہ نہ کریں، کیونکہ ان کے اپنے مالی وسائل خاصے بڑھ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو آئی ایم ایف پروگرام کے تحت کچھ حدود کا سامنا ہے، لہٰذا اصل چیلنج یہ ہے کہ محدود وسائل سے زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کیے جائیں، تاکہ قومی اقتصادی تبدیلی کے منصوبے '5Es' پر مبنی 5 سالہ منصوبہ اور 'اُڑان پاکستان پروگرام' کے اہداف پورے کیے جاسکیں۔ تاہم صوبوں نے عندیہ دیا کہ مرکز اور آئی ایم ایف کے ساتھ قومی مالیاتی معاہدے کے تحت وعدہ کیا گیا سرپلس ممکنہ طور پر فراہم نہیں کر سکیں گے، کیونکہ فیڈرل بورڈ ا?ف ریونیو (ایف بی آر) کی جانب سے ایک ہزار ارب روپے سے زائد کی ریونیو کمی سے ان کے حصے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ ان مسائل کے پیش نظر اے پی سی سی نے فیصلہ کیا کہ آئی ایم ایف پروگرام کی تکمیل تک مختلف وزارتوں اور ڈویژنز کی ڈپارٹمنٹل ڈیولپمنٹ ورکنگ پارٹیز (ڈی ڈی ڈبلیو پیز) کی جانب سے نئی ترقیاتی اسکیموں کی منظوری پر مکمل پابندی ہوگی۔ وزارت منصوبہ بندی نے کہا کہ پالیسی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ڈی ڈی ڈبلیو پی سطح کی اسکیموں کی منظوری پر آئی ایم ایف پروگرام کی تکمیل تک پابندی ہوتا کہ توجہ قومی سطح کے بڑے اور غیر ملکی امدادی منصوبوں پر مرکوز کی جا سکے، اس اقدام سے مالیاتی نظم وضبط قائم رہے گا، مستقبل کی مالی ذمہ داریاں کم ہوں گی اور پانی وٹرانسپورٹ جیسے اہم شعبوں پر توجہ دی جا سکے گی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ اسی لیے حکومت نے آئندہ مالی سال کے لیے پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے لیے 880 ارب روپے مختص کیے ہیں، جو رواں مالی سال کے نظر ثانی شدہ ایک ہزار 100 ارب روپے کے مقابلے میں 20 فیصد اور اصل بجٹ ایک ہزار 400 ارب روپے کے مقابلے میں 37 فیصد کم ہے، تاہم حکومت نے پی ایس ڈی پی کا ہدف ایک ہزار ارب روپے رکھا ہے، جس میں وزیراعظم کی جانب سے گزشتہ ماہ نافذ کردہ پیٹرولیم لیوی سے بلوچستان میں این 25 ہائی وے کے لیے 120 ارب روپے بھی شامل کیے گئے ہیں۔

ارکان پارلیمنٹ کیلئے کم رقوم مختص کی گئیں

تمام مشکلات کے باوجود، حکومت نے ارکان پارلیمنٹ کی اسکیموں کے لیے 50 ارب روپے مختص کیے ہیں، جو رواں مالی سال کے برابر ہے، ضم شدہ اضلاع کے لیے بھی رقم 70 ارب روپے پر برقرار رکھی گئی ہے، صرف ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے شعبے کے لیے رقم بڑھا کر 332 ارب روپے کر دی گئی، جو رواں مالی سال 268 ارب روپے تھی۔ دیگر تمام شعبوں، بشمول آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان جیسے خصوصی علاقوں کے لیے فنڈز کم کیے گئے ہیں۔ انفرااسٹرکچر شعبے کو 644 ارب روپے ملیں گے، جو رواں سال کے 661 ارب سے کم ہیں، توانائی کے شعبے کی مختص رقم 169 ارب سے کم ہو کر 144 ارب روپے کر دی گئی، بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کے باوجود پانی کے شعبے کے لیے فنڈز 135 ارب سے کم کر کے 109 ارب روپے کر دیے گئے۔ فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ کی رقم 89 ارب سے کم کر کے 59 ارب (34 فیصد کم)، سماجی شعبے کو 200 ارب کے بجائے 150 ارب روپے ملیں گے (یعنی 25 فیصد کم) آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے لیے مختص رقم 75 ارب سے کم کر کے 63 ارب روپے (16 فیصد کم) کر دی گئی۔ اسی طرح سائنس وٹیکنالوجی کے لیے 62 ارب کے بجائے 53 ارب روپے، گورننس سے متعلق منصوبے کے لیے 17 ارب سے کم ہو کر 9 ارب، پیداواری شعبوں کے لیے رقم 15 ارب سے کم کر کے 11 ارب کر دی گئی ہے، زرعی شعبے کی مختص رقم صرف 3 ارب رہ گئی ہے، جو گزشتہ سال 8 ارب روپے تھی۔

صوبوں کے ترقیاتی منصوبے

چاروں صوبے مجموعی طور پر تقریباً 2 ہزار 795 ارب روپے خرچ کریں گے، جن میں پنجاب کا حصہ ایک ہزار 188 ارب، سندھ کا 888 ارب (جو بعد میں ایک ہزار ارب ہو سکتا ہے)، خیبر پختونخوا کا 440 ارب اور بلوچستان کا 280 ارب روپے ہے۔ وفاقی ادارے بھی مجموعی طور پر 288 ارب روپے کی سرمایہ کاری کریں گے، جس سے کل ترقیاتی اخراجات 4 ہزار 83 ارب روپے تک پہنچ جائیں گے، یہ پچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً 21 فیصد زیادہ ہیں، لیکن اس کا بڑا حصہ صوبوں کے بڑھتے ہوئے بجٹ کی وجہ سے ہے۔

محدود مالی وسائل

وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے کہا کہ محدود مالی وسائل اور مسابقتی ترجیحات کے باوجود حکومت ترقیاتی رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے وسائل کی اسٹریٹجک تقسیم، کارکردگی پر مبنی منصوبہ بندی اور صوبوں کے ساتھ تعاون بڑھانے پر زور دے رہی ہے، حکومت کا وژن ہے کہ پاکستان کو 2035 تک ایک ہزار ارب ڈالر اور 2047 تک 3 ہزار ارب ڈالر کی معیشت بنایا جائے۔ 31 مئی تک ایک ہزار 36 ارب روپے کی منظوری دی گئی، جب کہ 596 ارب روپے خرچ کیے گئے، پی ایس ڈی پی میں شامل منصوبوں کی مجموعی منظوری شدہ لاگت 13 ہزار 427 ارب روپے ہے، جب کہ مستقبل کی مالی ذمہ داریاں 10 ہزار 216 ارب روپے ہیں، جس کی وجہ سے منصوبوں کو ترجیح دینے کا عمل روکنا ناگزیر ہو چکا ہے۔ ایک ہزار ارب روپے کے پی ایس ڈی پی میں 270 ارب روپے کی غیر ملکی امداد شامل ہے، جس میں دیامر بھاشا ڈیم اور 2025-26 میں حیدرآباد۔ سکھر موٹروے کی تعمیر کو ترجیح دی گئی ہے۔ وفاقی وزیر احسن اقبال نے کم ترجیحی منصوبوں کے بارے میں کہا کہ حکومت نے ایک ہزار ارب روپے مالیت کے 118 منصوبوں کی نشاندہی کی ہے، جنہیں وسائل کی بچت کے لیے مؤخر یا ختم کیا جا سکتا ہے۔

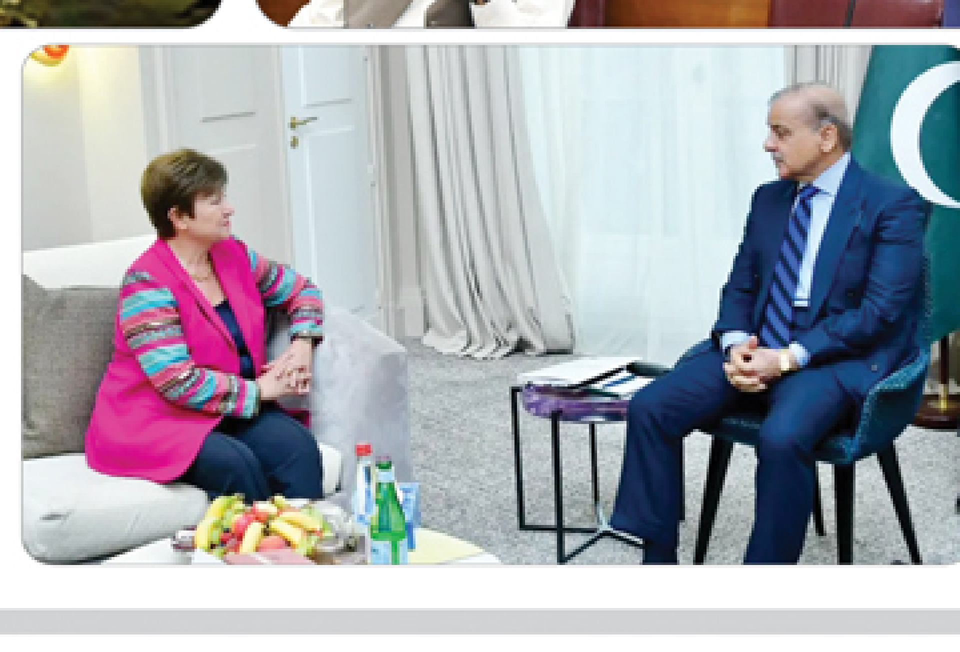

مہنگائی ....

وزارتِ خزانہ کی تازہ رپورٹ کا تجزیہ

وزارت خزانہ کی رپورٹ کے مطابق مئی 2025 میں مہنگائی کی شرح 1.5 سے 2 فیصد کے درمیان رہنے کا امکان ہے، جبکہ جون میں اس میں اضافہ ہو کر یہ شرح 3 سے 4 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ اگرچہ گزشتہ کچھ ماہ کے دوران مہنگائی میں کمی واقع ہوئی، اور اپریل میں یہ صرف 0.28 فیصد رہی جو کہ گزشتہ 60 سال کی سب سے کم سطح ہے۔ مگر آنے والے دنوں میں اس میں اضافہ تشویش کا باعث بن سکتا ہے

کنزیومرواچ نیوز

وفاقی وزارتِ خزانہ کی جانب سے جاری کردہ ماہانہ معاشی اپ ڈیٹ اینڈ آؤٹ لک رپورٹ پاکستان کی اقتصادی صورتحال کا ایک ہمہ گیر جائزہ پیش کرتی ہے، جس میں ملک میں مہنگائی، تجارتی توازن، ترسیلات زر، اور بیرونی سرمایہ کاری جیسے کلیدی اشاریے شامل ہیں۔ اس رپورٹ سے جہاں معیشت میں بعض مثبت رجحانات کی نشاندہی ہوتی ہے، وہیں مہنگائی میں ممکنہ اضافے کے خدشات بھی نمایاں طور پر سامنے آئے ہیں۔ موجودہ معاشی اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ ان عوامل کا گہرائی سے تجزیہ کیا جائے تاکہ مستقبل کی راہیں بہتر طور پر متعین کی جا سکیں۔

مہنگائی: عارضی سکون یا نیا بحران؟

وزارت خزانہ کی رپورٹ کے مطابق مئی 2025 میں مہنگائی کی شرح 1.5 سے 2 فیصد کے درمیان رہنے کا امکان ہے، جبکہ جون میں اس میں اضافہ ہو کر یہ شرح 3 سے 4 فیصد تک پہنچ سکتی ہے۔ اگرچہ گزشتہ کچھ ماہ کے دوران مہنگائی میں کمی واقع ہوئی، اور اپریل میں یہ صرف 0.28 فیصد رہی — جو کہ گزشتہ 60 سال کی سب سے کم سطح ہے۔ مگر آنے والے دنوں میں اس میں اضافہ تشویش کا باعث بن سکتا ہے۔ مہنگائی میں اضافے کی ممکنہ وجوہات میں بین الاقوامی سطح پر اشیائے خورونوش کی قیمتوں میں تغیر، توانائی کے نرخوں میں ممکنہ اضافہ، اور کرنسی کی قدر میں تبدیلی شامل ہو سکتے ہیں۔ اگر حکومت اس پیش رفت سے نمٹنے کے لیے بروقت اور جامع حکمت عملی ترتیب نہ دے، تو یہ رجحان ایک بار پھر عوامی مشکلات کو بڑھا سکتا ہے۔

ترسیلات زر اور برآمدات: معیشت کی ریڑھ کی ہڈی

پاکستانی معیشت میں ترسیلات زر ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جولائی 2024 سے اپریل 2025 تک ترسیلات زر میں 30.9 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 31.21 ارب ڈالرز تک جا پہنچیں۔ یہ اضافہ ایک طرف مغربی ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے اعتماد کو ظاہر کرتا ہے تو دوسری طرف اسٹیٹ بینک کی مالیاتی پالیسیوں کی کامیابی کا بھی غماز ہے۔ اسی عرصے میں برآمدات میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا، جو کہ بظاہر معمولی لگتا ہے، لیکن موجودہ عالمی معاشی سست روی کے تناظر میں اسے ایک مثبت اشارہ کہا جا سکتا ہے۔ برآمدات کا مجموعی حجم 27.27 ارب ڈالرز رہا، جو کہ گزشتہ سال کی نسبت بہتر کارکردگی ہے۔ تاہم، یہ پیش رفت تب ہی پائیدار ثابت ہو سکتی ہے جب حکومت صنعتی شعبے کو مزید مراعات دے اور تجارتی ضوابط کو بہتر بنائے۔

درآمدات میں اضافہ: تجارتی خسارے کی نئی لہر؟

رپورٹ کے مطابق جولائی 2024 تا اپریل 2025 کے دوران درآمدات میں 11.8 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا، جو کہ 48.62 ارب ڈالرز تک پہنچ گئیں۔ یہ اضافہ تجارتی توازن کو منفی رخ دے سکتا ہے، خاص طور پر جب برآمدات کا اضافہ نسبتاً کم ہو۔ درآمدات میں اضافے کی وجوہات میں صنعتی خام مال، پٹرولیم مصنوعات اور خوراک کی درآمدات شامل ہو سکتی ہیں، جو اندرونِ ملک پیداوار کی کمی اور مانگ میں اضافے کا عندیہ دیتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ مقامی پیداوار کو فروغ دے، توانائی کے متبادل ذرائع تلاش کرے، اور ایسی درآمدی اشیاء کی نشاندہی کرے جن کی ملکی سطح پر تیاری ممکن ہو، تاکہ درآمدی دباؤ کو کم کیا جا سکے۔

کرنٹ اکاؤنٹ اور زرمبادلہ کے ذخائر: متوازن رفتار

رپورٹ کے مطابق کرنٹ اکاؤنٹ میں جولائی تا اپریل کے دوران 1.88 ارب ڈالرز کا سرپلس ریکارڈ کیا گیا، جو کہ پچھلے کئی سالوں کے خساروں کے بعد ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔ اس سرپلس کا بنیادی سبب ترسیلات زر اور ایکسپورٹس میں اضافہ، جبکہ کرنسی کے انتظام اور درآمدات پر محتاط کنٹرول بھی عوامل میں شامل ہیں۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں بھی بہتری ریکارڈ کی گئی ہے، جس سے بیرونی قرضوں کی ادائیگی اور درآمدی بل کی ادائیگی کے لیے اعتماد بحال ہوا ہے۔ تاہم، یہ بہتری عارضی نہ ہو، اس کے لیے پائیدار پالیسیوں اور بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ کی ضرورت ہے۔

بیرونی سرمایہ کاری میں کمی: ایک لمحہ فکریہ

جہاں دیگر شعبے نسبتاً بہتر کارکردگی دکھا رہے ہیں، وہیں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (FDI) میں 2.8 فیصد کی کمی نوٹ کی گئی ہے۔ جولائی تا اپریل کے دوران FDI کا حجم 1.78 ارب ڈالرز رہا، جو کہ ایک ترقی پذیر ملک کے لیے ناکافی تصور کیا جاتا ہے۔ اس کمی کی وجوہات میں سیاسی غیر یقینی صورتحال، پالیسیوں میں تسلسل کی کمی، اور کاروباری فضا میں عدم استحکام شامل ہو سکتے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ سرمایہ کار دوست ماحول پیدا کرے، عدالتی اصلاحات لائے، اور شفاف طریقہ کار اپنائے تاکہ غیر ملکی سرمایہ کار پاکستان میں اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کر سکیں۔

مستقبل کی حکمت عملی: توازن اور تدبر کی ضرورت

رپورٹ کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ پاکستانی معیشت ایک نازک مگر امید افزا مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ مہنگائی پر عارضی قابو، ترسیلات زر اور برآمدات میں اضافہ، اور کرنٹ اکاؤنٹ کا سرپلس معیشت کی بہتری کی علامات ہیں، مگر درآمدات اور بیرونی سرمایہ کاری کی صورتحال چیلنجز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ حکومت کو ایک جامع معاشی فریم ورک کی ضرورت ہے جو نہ صرف قلیل مدتی استحکام پر توجہ دے بلکہ طویل مدتی ترقی کے اہداف کو بھی پیشِ نظر رکھے۔ اس کے لیے مالیاتی نظم و ضبط، ادارہ جاتی اصلاحات، اور نجی شعبے کے ساتھ شراکت داری کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

وفاقی وزارتِ خزانہ کی معاشی رپورٹ ایک متوازن تصویر پیش کرتی ہے، جس میں معاشی بحالی کی امیدیں اور چیلنجز دونوں موجود ہیں۔ اگر حکومت دانش مندانہ فیصلے کرے، پالیسیاں مستقل اور شفاف رکھے، اور نجی و عوامی شعبے کو باہم مربوط کرے، تو یہ رپورٹ ایک مضبوط اور خوشحال معیشت کی طرف پہلا قدم ثابت ہو سکتی ہے۔ تاہم، مہنگائی جیسے حساس مسئلے پر فوری توجہ اور جامع حکمت عملی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

جہانِ امریکا
حمیرا گُل تشنہ

کنیکٹیکٹ میں عید قرباں پر مسلمانوں کو کئی چیلنجز کا سامنا

عید قرباں، جسے عید الاضحیٰ بھی کہا جاتا ہے، اسلام کا ایک اہم تہوار ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد دلاتا ہے۔ یہ دن مسلمانوں کے لیے خوشی، تقویٰ اور ایثار کا پیغام لے کر آتا ہے۔ تاہم، امریکا کے شہر کنیکٹیکٹ اور دیگر امریکی ریاستوں میں رہنے والے مسلمانوں کو عید قرباں کے موقع پر کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میں نماز کی جگہوں کا انتظام، قربانی کے جانوروں کا انتظام، قانونی پابندیاں، معاشی دباؤ اور ثقافتی اختلافات شامل ہیں۔

کنیکٹیکٹ میں مسلمانوں کے لیے قربانی کے جانور (بکرے، دنبے، گائے) حاصل کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ ریاست میں حلال گوشت کی دکانیں محدود ہیں، اور زیادہ تر مسلمان بڑے شہروں جیسے نیویارک یا نیو جرسی سے قربانی کا گوشت منگواتے ہیں، جس سے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ کنیکٹیکٹ میں کچھ جگہوں پر اب یہ ممکن ہے کہ آپ خود جا کر جانور ذبح کر سکیں لیکن وہ عمل اس قدر مہنگا ہے کہ ہر شخص کیلیے افورڈ کرنا ممکن نہیں۔

امریکا میں جانوروں کے حقوق کے قوانین سخت ہیں، اور ذبح کے لیے خاص لائسنس درکار ہوتے ہیں۔ کنیکٹیکٹ میں گھر پر ذبح کرنے پر پابندی ہو سکتی ہے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کو قربانی کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔

امریکا میں مہنگائی کی وجہ سے قربانی کے جانوروں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ کنیکٹیکٹ میں کئی مسلم خاندان کم آمدنی کی وجہ سے قربانی نہیں کر پاتے، جس سے وہ احساس محرومی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کنیکٹیکٹ میں مسلمان ایک اقلیت ہیں، اور کئی غیر مسلم عید قرباں کی روایات سے ناواقف ہیں۔ بعض اوقات قربانی کے جانوروں کو دیکھ کر پڑوسیوں میں خوف یا اعتراضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

امریکا میں پرورش پانے والے نوجوان مسلمانوں میں بعض اوقات عید قرباں کی اصل روح کم ہوتی جا رہی ہے۔ وہ اسے صرف ایک رسم سمجھتے ہیں، جبکہ اس کا اصل مقصد اللہ کی رضا کے لیے قربانی دینا ہے۔

کنیکٹیکٹ میں عید قرباں کبھی کبھی شدید گرمی یا بارش کے موسم میں آ جاتی ہے، قربانی کے جانوروں کو رکھنا اور گوشت کی تقسیم مشکل ہو جاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر نماز کی جگہوں کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بارشوں میں باہر اوپن ایریا میں عید کی نماز کا انتظام کیا نہیں جا سکتا اور ایکس پو سینٹرز جیسی جگہ کا ہر بار ملنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں مساجد میں مختلف اوقات میں نماز عید کا انتظام کیا جاتا ہے، جس میں لوگوں کی کثیر تعداد کی وجہ سے لوگوں کو کافی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

امریکا میں عید قرباں کی سرکاری چھٹی نہیں ہے، اس لیے زیادہ تر مسلمانوں کو کام یا اسکول جانا پڑتا ہے۔ اگر عید کا دن ہفتے کے آخر (جمعہ یا سنیچر) میں نہیں آتا تو بہت سے لوگ نماز اور قربانی کے لیے چھٹی لینے پر مجبور ہوتے ہیں، جو ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا۔ اس سے عید کی خوشیاں محدود ہو جاتی ہیں۔

کنیکٹی کٹ میں مسلمانوں کی تعداد نسبتاً کم ہے، اور کچھ غیر مسلموں کو عید قرباں کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔ بعض اوقات مسلمانوں کو قربانی کے عمل پر تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حالانکہ یہ ایک مذہبی فریضہ ہے۔ کچھ لوگ اسے "جانوروں کے حقوق کی خلاف ورزی" سمجھتے ہیں، جبکہ اسلام میں جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔

مسلم کمیونٹی کو اجتماعی کوششیں کرنی چاہئیں۔ مقامی سطح پر حلال گوشت کی سپلائی کو بہتر بنانے کے لیے اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے قربانی کے آرڈرز دینے کا نظام متعارف کرایا جائے۔ مزید کوشش کی جائے ریاستی حکومت سے رابطہ کر کے حلال ذبح کے قوانین میں نرمی کی درخواست کی جائے۔

مساجد اور اسلامی مراکز کو چاہیے کہ وہ مقامی حکومت کے ساتھ بات چیت کر کے عید قرباں کے موقع پر عارضی ذبح گاہوں کی اجازت حاصل کریں۔ ریاست کے حلال سلیٹر ہاؤسز (ذبح خانوں) کے ساتھ معاہدہ کیا جائے تاکہ وہ عید کے دنوں میں مسلمانوں کی سہولت کے لیے اضافی سہولیات مہیا کریں۔

مسلم کمیونٹی کو چاہیے کہ وہ عید قرباں سے پہلے اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کو اس تہوار کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ مقامی میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر عید قرباں کے پیغامات شیئر کیے جائیں تاکہ عوام میں آگاہی بڑھے۔ عوامی مقامات پر قربانی نہ کر کے، باقاعدہ ذبح گاہوں یا مساجد میں اس عمل کو انجام دیا جائے۔

عید قرباں مسلمانوں کے لیے اتحاد، قربانی اور ایثار کا پیغام لے کر آتی ہے۔ کنیکٹیکٹ میں رہنے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان مسائل کا مقابلہ اجتماعی کوششوں، حکومت سے تعاون اور عوام میں آگاہی پھیلا کر کریں۔ اگر منصوبہ بندی اور تعاون سے کام لیا جائے تو عید قرباں کی برکات اور خوشیاں پوری کمیونٹی میں یکساں طور پر تقسیم ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عید قرباں کی حقیقی روح سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

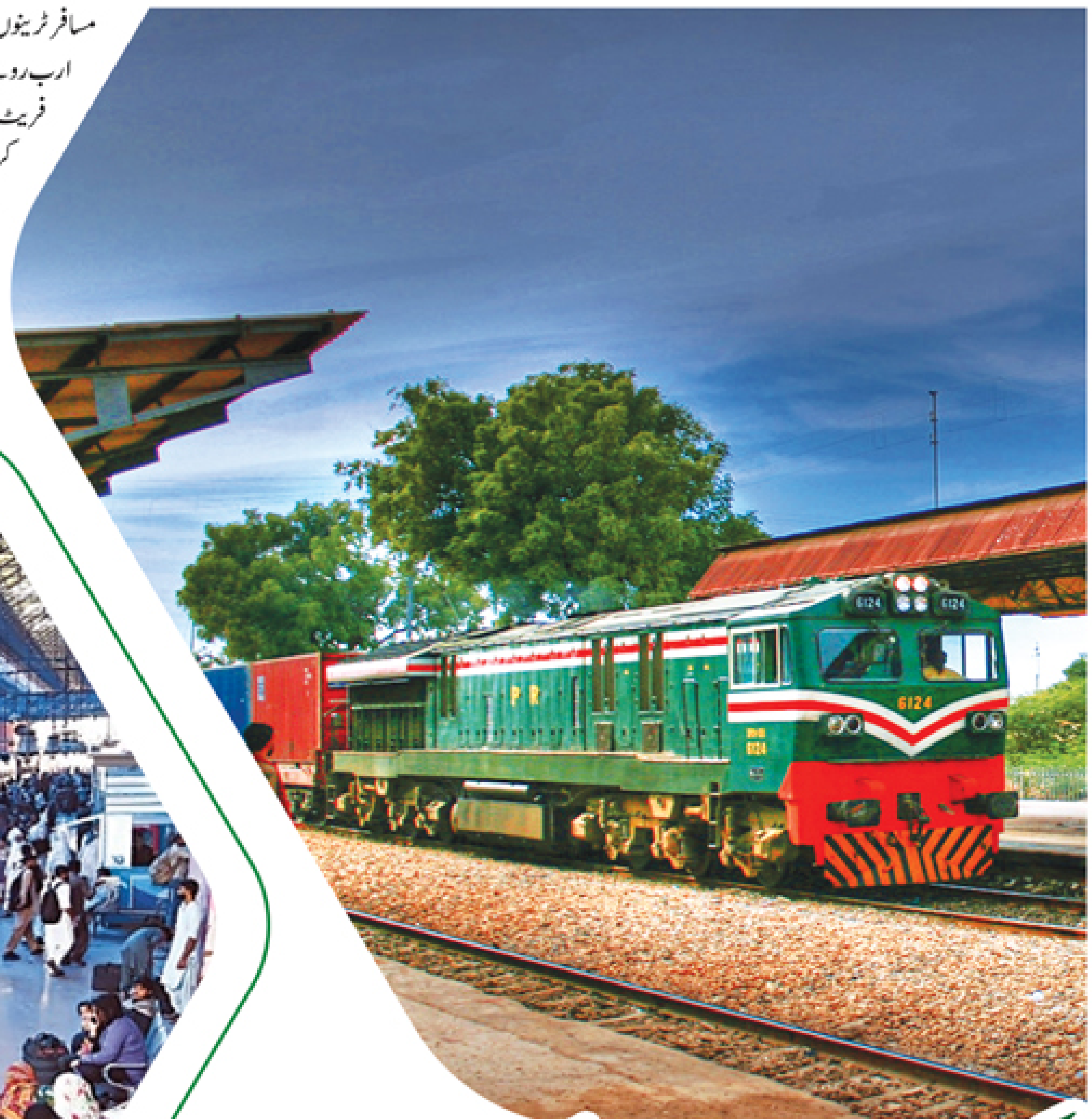

گیارہ ماہ کے دوران پاکستان ریلوے کا ریکارڈ منافع

ماضی کے ناکام ادارے نے 83ارب روپے کی ریکارڈ آمدنی حاصل کر کے ایک اہم سنگ میل عبور کرلیا، روشن مستقبل کی نوید سنادی گئی

پیش گوئیوں پر اعتبار کیا جائے تو رواں مالی سال کے اختتام تک ریلوے کی آمدنی 95ارب تک پہنچ سکتی ہے، جواب تک کی بلند ترین سطح ہوگی

یہ عمدہ کارکردگی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب محکمہ بنیادی ڈھانچے کی کمزوریوں اور متعدد انتظامی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے

ریلوے کی تاریخ میں یہ کارکردگی منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہ ایک مثبت اشارہ ہے کہ محکمہ بہتری کی جانب گامزن ہے، وزیر ریلوے حنیف عباسی

کنزیومرواچ رپورٹ

پاکستان ریلوے (پی آر) نے مالی سال 2024-25 کے ابتدائی 11 مہینوں کے دوران 83 ارب روپے کی ریکارڈ آمدنی حاصل کر کے ایک اہم سنگ میل عبور کیا ہے۔ اگر پیش گوئیوں پر اعتبار کیا جائے تو رواں مالی سال کے اختتام تک ریلوے کی آمدنی 95 ارب روپے تک پہنچ سکتی ہے، جواب تک کی بلند ترین سطح ہوگی۔ یہ کارکردگی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب محکمہ محدود وسائل، بنیادی ڈھانچے کی کمزوریوں اور متعدد انتظامی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔

ریکارڈ آمدنی: اعدادوشمار کی روشنی میں

ریلوے انتظامیہ کے مطابق، 30 مئی 2025 تک پاکستان ریلوے نے:

مسافر ٹرین آپریشنز سے: 42 ارب روپے

مال بردار (فریٹ) سروسز سے: 29 ارب روپے

دیگر ذرائع سے (جیسے زمین کی لیزنگ): 12 ارب روپے

یعنی مجموعی طور پر 83 ارب روپے کی آمدنی حاصل کی۔ گزشتہ مالی سال 2023-24 کے اسی عرصے (30 مئی 2024 تک) میں یہ آمدنی 77 ارب روپے تھی۔ گویا موجودہ سال میں 6 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا ہے۔

وزیر ریلوے حنیف عباسی کے مطابق، یہ کارکردگی پاکستان ریلوے کی تاریخ میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ ایک مثبت اشارہ ہے کہ محکمہ بہتری کی جانب گامزن ہے۔

ڈویژن کی سطح پر کارکردگی

پاکستان ریلوے کی آمدنی میں کراچی ڈویژن نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔

کراچی ڈویژن:

مسافر ٹرینوں سے 13 ارب روپے

فریٹ سے 25 ارب روپے

لاہور ڈویژن:

مسافر ٹرینوں سے 10 ارب روپے

فریٹ سے 75 کروڑ روپے

راولپنڈی و ملتان ڈویژن:

ہر ایک نے مسافر ٹرینوں سے 4 ارب روپے اور فریٹ سے 8 ارب روپے کمائے

یہ اعداد و شمار اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ جنوبی اور وسطی پاکستان میں فریٹ آپریشنز زیادہ فعال اور منافع بخش ثابت ہوئے ہیں، خصوصاً کراچی بندرگاہ کی قربت کے باعث۔

آمدنی میں بہتری: ممکنہ عوامل

پاکستان ریلوے کی اس غیر معمولی آمدنی کے پیچھے کئی اہم عوامل کارفرما ہیں:

.1 فریٹ خدمات میں بہتری:

فریٹ آمدنی میں مستقل اضافہ اس بات کی دلیل ہے کہ ریلوے نے تجارتی شعبے کو اپنی خدمات کی جانب متوجہ کیا ہے۔ سامان کی بروقت ترسیل، بہتر شیڈولنگ، اور بڑے صنعتی اداروں کے ساتھ معاہدے اس کا ثبوت ہیں۔

.2 مسافروں کی تعداد میں اضافہ:

بہتر ٹائم ٹیبل، صفائی ستھرائی اور آرام دہ سفری سہولیات نے عوام کا اعتماد بحال کیا۔

.3 ریلوے اراضی کا بہتر استعمال:

زمین کی لیزنگ سے حاصل شدہ 12 ارب روپے بھی اس کامیابی کا ایک بڑا عنصر ہیں۔ ماضی میں غیر استعمال شدہ اراضی اب آمدن کا ذریعہ بن رہی ہے۔

.4 انتظامی اصلاحات اور نگرانی:

مالی شفافیت، ڈیجیٹلائزیشن اور بہتر چیک اینڈ بیلنس نے کرپشن اور ضیاع پر قابو پایا، جس سے مجموعی کارکردگی بہتر ہوئی۔

تاریخی تقابلی جائزہ

اگر پاکستان ریلوے کی آمدنی کا پچھلے چند سالوں سے موازنہ کیا جائے تو ترقی کا واضح رجحان سامنے آتا ہے:

2018-19: 45 ارب روپے

2020-21: 48.5 ارب روپے

2022-23: 63.5 ارب روپے

2023-24: 88 ارب روپے

2024-25 (متوقع): 95 ارب روپے

یہ سلسلہ اس جانب اشارہ کرتا ہے کہ ریلوے کی آمدنی میں گزشتہ پانچ برسوں کے دوران تقریباً دوگنا اضافہ ہوا ہے، جو کہ انتظامی بہتری اور پالیسی اصلاحات کا نتیجہ ہے۔

چیلنجز ابھی باقی ہیں

اگرچہ آمدنی میں اضافہ خوش آئند ہے، تاہم کئی بڑے چیلنجز بدستور موجود ہیں:

انفراسٹرکچر کی بوسیدگی:

ٹریکس، اسٹیشنز، کوچز اور سگنلنگ سسٹمز کو فوری اپ گریڈ کی ضرورت ہے۔

مالی خود کفالت کا فقدان:

آمدنی میں بہتری کے باوجود پاکستان ریلوے ابھی تک مکمل طور پر خود کفیل نہیں ہوسکا۔

ڈیزل اور بجلی کے بڑھتے نرخ:

توانائی کے اخراجات میں اضافہ منافع کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

سیاسی مداخلت:

بھرتیوں، پالیسیوں اور منصوبہ بندی میں سیاسی دباؤ ترقی کی راہ میں ایک مستقل رکاوٹ ہے۔

مستقبل کی راہیں

پاکستان ریلوے کی انتظامیہ اور حکومت کے لیے آنے والے سالوں میں چند اہم اقدامات ضروری ہیں:

.1 جدید ٹرینیں اور انجن متعارف کرانا

.2 پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ماڈلز کو فروغ دینا

.3 نئے فریٹ کوریڈورز اور لاجسٹک سینٹرز قائم کرنا

.4 ای-ٹکٹنگ، ٹریکنگ اور خودکار نظامات پر سرمایہ کاری

.5 بین الاقوامی سرمایہ کاری کو راغب کرنا، خصوصاً چین-پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے تحت

پاکستان ریلوے کی حالیہ مالی کارکردگی قابل تعریف اور امید افزا ہے۔ محدود وسائل اور تاریخی چیلنجز کے باوجود 83 ارب روپے کی آمدنی کا حصول اس امر کا ثبوت ہے کہ درست حکمت عملی، بہتر نظم و نسق اور عوامی اعتماد کی بحالی کے ذریعے قومی ادارے کو دوبارہ فعال اور منافع بخش بنایا جا سکتا ہے۔ اگر یہ رفتار برقرار رہی اور مزید اصلاحات بروئے کار لائی گئیں، تو ممکن ہے کہ آنے والے سالوں میں پاکستان ریلوے صرف ایک آمدنی بخش ادارہ ہی نہیں بلکہ ملکی ترقی کا اہم ستون بن جائے۔

برِاعظم افریقا تقسیم کے دہانے پر، سائنس دانوں نے خبردار کردیا

قاہرہ (کنزیومرواچ نیوز) ماہرین کا کہنا ہے کہ برِاعظم افریقا آئندہ چند لاکھ برسوں میں دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوجائے گا اور اس کے درمیان خلا میں ایک سمندر جگہ لے لے گا۔ برِاعظم کے دو حصے ہونے وجوہات طویل عرصے سے زیرِ بحث رہی ہیں۔ ماضی میں سائنس دانوں کا خیال تھا کہ افریقا کی ٹیکٹونک پلیٹس دوبارہ سے فاصلہ اختیار کررہی ہیں۔ تاہم، یونیورسٹی آف گلاسگو میں کی جانے والی ایک تازہ ترین تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ خطے میں زمین کی گہرائی میں انتہائی شدید آتش فشانی سرگرمی ممکنہ طور پر زمین کی تقسیم کو ہوا دے رہی ہے۔ زمین کی سطح سے تقریباً 2900 کلومیٹر نیچے بڑی مقدار میں پگھلی ہوئی چٹان کا گرم مادہ افریقی خطے کےخلاف اوپر کی جانب زور لگا رہا ہے اور اس کو توڑ رہا ہے۔ یونیورسٹی آف گلاسگو اور اسکاٹش یونیورسٹیز انوائرنمنٹل ریسرچ سینٹر کے پروفیسر فِن اسٹورٹ (جنہوں نے پروجیکٹ کی سربراہی کی) کا کہنا تھا کہ تحقیق بتاتی ہے کہ مشرقی افریقا کے نیچے کور-مینٹل کی سرحد پر بڑی مقدار میں پگھلی ہوئی چٹان کا مادہ موجود ہے۔ یہ پلیٹوں کو دور کر رہا ہے اور برِاعظم افریقا کو اٹھایا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ معمول سے سیکڑوں میٹر بلند ہے۔ ایسٹ افریقن رفٹ سسٹم (EARS) زمین پر سب سے بڑا فعال کونٹینینٹل رفٹ سسٹم ہے۔ یہ سسٹم افریقا کے تقریباً 3500 کلومیٹر کے حصے کو علیحدہ کرنے کے عمل میں ہے۔ واضح رہے برِاعظموں کا اس طرح ٹوٹنا زمین پر کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ اس ہی عمل کی بدولت زمین پر آج سات برِاعظم موجود ہیں۔ تقریباً 24 کروڑ برس قبل زمین بس ایک سپر کونٹینینٹ تھی جس کا نام پینگیا تھا۔

آواز سے زیادہ تیز رفتار طیارے سے متعلق تجربہ کامیاب

ٹیکساس (کنزیومرواچ نیوز) امریکا کے ایک اسٹارٹ اپ کی جانب سے کامیاب آزمائش کے بعد سپرسونک سفر اب جلد ہی حقیقت کا روپ دھارنے والا ہے۔ عملی میدان میں آنے کے بعد سپرسونک طیارہ مسافروں کو 55 منٹ میں نیو یارک سے پیرس پہنچا سکے گا۔ ٹیکساس کی مقامی کمپنی وینس ایرواسپیس نے روٹیٹنگ ڈیٹونیشن راکٹ انجن (آر ڈی آر ای) کا دنیا کا سب سے پہلا ٹیسٹ مکمل کیا ہے۔ یہ جدید پروپلژن سسٹم تھرسٹ پیدا کرنے کے لیے ایندھن کو جلانے کے بجائے اسپننگ ایکسپلوژنز کا استعمال کرتا ہے۔ کمپنی نے یہ آزمائش نیو میکسیکو میں قائم اسپیس پورٹ امیریکا پر گزشتہ روز کی۔ آزمائش میں ایک چھوٹے راکٹ میں نئے انجن کو نصب کیا گیا تھا۔

وینس کی سی ای او سارہ ڈگلبی کا کہنا تھا کہ یہ وہ لمحہ ہے جس کے لیے کمپنی پانچ برس سے کام کررہی تھی۔ کمپنی اس انجن کو اپنے آئندہ آنے والے سپر سونک جیٹ اسٹارگیزر میں استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کا ماک 4 (آواز کی رفتار سے چار گنا زیادہ رفتار) کی رفتار تک پرواز کرنا متوقع ہے۔ اگر اس 3 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کے اس طیارے کو کمرشل سفر کے لیے منظوری مل گئی تو نیو یارک سے پیرس کا 5833 کلومیٹر کا سفر ایک گھنٹے سے کم وقت میں کیا جاسکے گا۔ وینس ایرواسپیس اپنا طیارہ 2030 کی دہائی کے ابتداء میں لانچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی ایک پرواز میں 12 مسافر سفر کرسکیں گے۔

واٹس ایپ کے فیچرز میں اہم تبدیلی اب صارفین یوزرنیم کا استعمال کرسکیں گے

نیو یارک (کنزیومرواچ نیوز) دنیا کی مقبول ترین میسجنگ ایپ، واٹس ایپ، ایک ایسے نئے فیچر کی آزمائش میں مصروف ہے جو صارفین کی پرائیویسی کے باب میں ایک اہم موڑ ثابت ہوسکتا ہے۔ جلد ہی صارفین کو اپنی شناخت ظاہر کیے بغیر دوسروں سے رابطہ کرنے کی سہولت حاصل ہوجائے گی اور اس کی بنیاد ہوگا یوزرنیم۔ واٹس ایپ ایک ایسے سسٹم پر کام کررہا ہے جس کے تحت ہر صارف ایک منفرد یوزرنیم منتخب کرسکے گا، جو حروف اور اعداد پر مشتمل ہوگا۔ اس یوزرنیم کے ذریعے آپ کسی سے رابطہ کرسکیں گے، بغیر اس کے کہ آپ کو اپنا ذاتی فون نمبر شیئر کرنا پڑے۔ یہ فیچر خاص طور پر ان لوگوں کے لیے کارآمد ثابت ہوگا جو اجنبی افراد، کاروباری رابطوں یا مختصر المدت تعلقات میں پرائیویسی کو مقدم رکھتے ہیں۔ اب نہ تو نمبر محفوظ کرنے کی ضرورت ہوگی، نہ ہی رابطہ کرنے کے لیے پرائیویسی پر سمجھوتہ کرنا پڑے گا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ نیا یوزرنیم صرف رابطہ کرنے کا ذریعہ نہیں بنے گا، بلکہ اس کے ذریعے آپ دوسرے صارفین کو تلاش بھی کرسکیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف ایک نام سے بات چیت ممکن ہوجائے گی، جو بلاشبہ واٹس ایپ کے استعمال کو اور بھی آسان، محفوظ اور جدید بنادے گا۔ فی الحال یہ فیچر تجرباتی مراحل میں ہے اور عام صارفین کے لیے دستیاب نہیں، تاہم جلد ہی یہ آپ کے موبائل ایپ میں شامل ہوسکتا ہے۔ واٹس ایپ کی تازہ ترین اپ ڈیٹس پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ WABetaInfo کے مطابق، یہ فیچر آنے والے وقت میں پرائیویسی کے حوالے سے ایک مثبت انقلاب ثابت ہو سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ واٹس ایپ کی یہ نئی کوشش نہ صرف رازداری کے تقاضے پورے کرے گی بلکہ صارفین کے اعتماد میں بھی اضافہ کرے گی۔

خلا سے پراسرار سگنل موصول، سائنسدان حیران

میلبورن (کنزیومرواچ نیوز) خلا کی اتھاہ گہرائیوں سے موصول ہونے والے مسلسل اور پراسرار سگنلز نے سائنس دانوں کو دنگ کر دیا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ خلائی مظہر کی یہ نئی قسم جائزے کے بعد مزید پراسرار ہوگئی ہے۔ ASKAP J1832-0911 نامی ایک جرمِ فلکی زمین سے 15 ہزار نوری سال کے فاصلے پر موجود ہے اور ہر 44 منٹ کے وقفے سے دو منٹ تک مسلسل ریڈیو لہریں اور ایکس ریز بھیجتا ہے۔ خلا کے ایک مخصوص حصے سے آتے ان ریڈیو سگنلز کی نشان دہی ایک آسٹریلوی ٹیلی اسکوپ نے کی تھی۔ اتفاقاً ناسا کی چندرا ایکس رے تجربہ گاہ بھی خلا کے اس حصے کا مشاہدہ کر رہی تھی جس میں اس شے کے ایکس ریز اور ریڈیو پلسز خارج کرنے کے متعلق معلوم ہوا۔ ایسا پہلی بار ہے کہ ایل پی ٹی نامی پراسرار اشیاء میں سے ایک کی ایکس ریز اور ریڈیو سگنلز بھیجنے کی نشان دہی کی گئی ہے۔ محققین کا اس شے کے متعلق کہنا تھا کہ یہ شے کچھ ایسی نہیں ہے جس کا پہلے کبھی مشاہدہ ہو چکا ہو اور یہ کوئی نہ معلوم قسم کی شے یا یہاں تک کہ نئی قسم کی طبعیات (فزکس) ہو۔ ایل پی ٹیز (لانگ-پیریڈ ٹرانزیئنٹ) سب سے پہلے 2022 میں دریافت ہوئے تھے اور اس کے بعد سے محققین 10 ایل پی ٹیز دریافت کر چکے ہیں۔ یہ اجرام منٹوں یا گھنٹوں کے وقفوں سے ریڈیو پلسز کی مسلسل بوچھاڑ کرتے رہتے ہیں۔

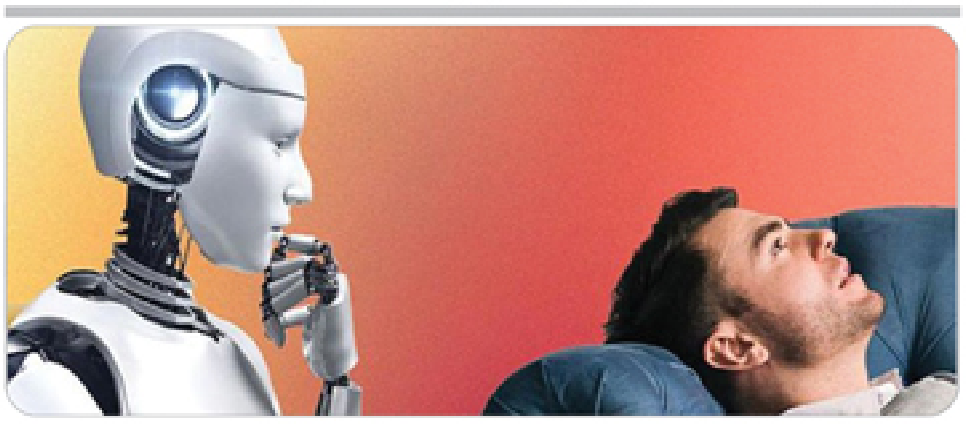

کیا اے آئی تھراپیز انسانی تھراپیز سے زیادہ موثر ہیں؟

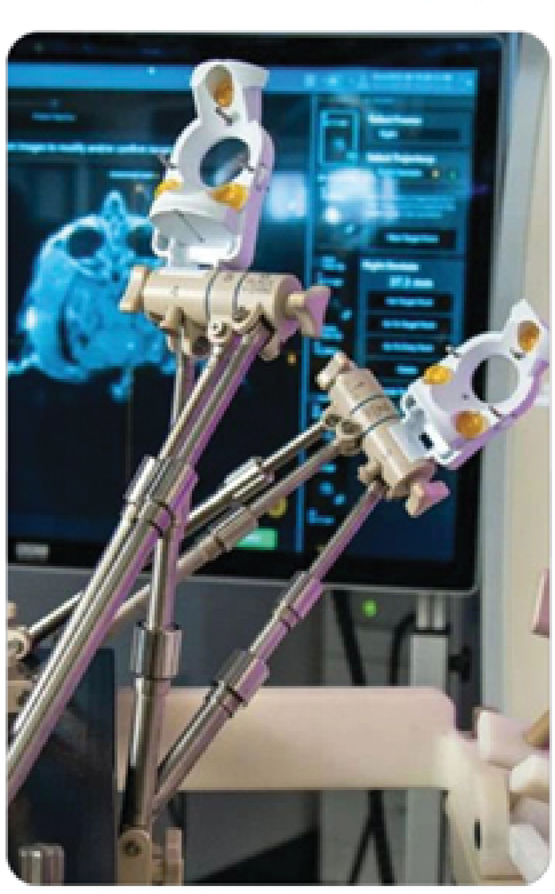

نیو یارک (کنزیومرواچ نیوز) یہ ایک بہت اہم اور پیچیدہ سوال ہے: کیا مصنوعی ذہانت (اے آئی) تھراپیز انسانی تھراپی سے زیادہ موثر ہوسکتی ہیں؟ اس کا سادہ سا جواب تو 'نہیں' ہے لیکن ------ مخصوص حالات میں اے آئی مددگار ہوسکتی ہے۔ آیئے اسے مختلف پہلوؤں سے سمجھتے ہیں: ہمیشہ دستیاب: اے آئی چیٹ بوٹس 24/7 دستیاب ہوتے ہیں، خاص طور پر ان افراد کے لیے جو فوری مدد چاہتے ہیں یا جنہیں انسانی تھراپسٹ تک رسائی نہیں۔ لاگت میں کمی: اے آئی تھراپی زیادہ سستی یا مفت ہوسکتی ہے، جو ان افراد کے لیے مفید ہے جو مہنگی تھراپی افورڈ نہیں کر سکتے۔ غیر ججمنٹل احساس: بعض لوگ اے آئی کے ساتھ اپنی بات زیادہ کھل کر کرلیتے ہیں، کیونکہ انہیں کوئی "ججمنٹ" محسوس نہیں ہوتی۔ ڈیٹا اینالیسز اور پیٹرن ریکگنیشن: اے آئی بڑی مقدار میں ڈیٹا کا تجزیہ کرکے ذہنی صحت کے پیٹرنز پہچان سکتا ہے، اور اس کی بنیاد پر مشورے دے سکتا ہے۔

شنگھائی تعاون تنظیم ڈیولپمنٹ بینک کے قیام کی حمایت کرتے ہیں، وفاقی وزیر خزانہ

کنزیومر واچ رپورٹ

فنانس ڈویژن کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق وفاقی وزیر خزانہ و محصولات محمد اورنگزیب نے شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے اقتصادی تعاون ایجنڈے سے پاکستان کے ایس سی او کے وژن اور اصولوں کے لیے پاکستان کے عزم کو دہرایا، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایس سی او 'شنگھائی اسپرٹ' اور ایس سی او چارٹر کے مطابق علاقائی تعاون کو فروغ دینے، اقتصادی تعلقات کو بڑھانے اور مشترکہ خوشحالی کے لیے کام کرنے کے لیے ایک لازمی پلیٹ فارم ہے۔ وزیر خزانہ ذریعہ فراہم کرے گا، جس سے علاقائی روابط اور اقتصادی انضمام میں اضافہ ہوگا۔' انہوں نے بینک کو مستقبل بین ادارہ قرار دیا، جو اپنے کاموں میں ڈیجیٹل فنانس، فن ٹیک جدت، اور گرین فنانسنگ کے آلات کو شامل کرے گا، انہوں نے کہا کہ پاکستان اس کے قیام سے متعلق ہونے والی تکنیکی ہے۔ اقتصادی استحکام کے حوالے سے، جن شعبوں میں اصلاحات کی گئی ہیں ان میں مالیاتی نظم و ضبط، اہم اقتصادی اشاریوں میں بہتری، کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں کمی، شرح مبادلہ کا استحکام، اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ شامل ہیں، جو پاکستان کی ترقی کی مثالیں ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ' ڈیجیٹل بینکنگ پلیٹ فارمز جیسے پروگراموں کی نشاندہی کی، جنہوں نے مالیاتی خدمات تک رسائی کو وسیع کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ وزیر خزانہ نے اس بات پر زور دیا کہ عالمی معیشت فی الحال متعدد چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے، جن میں سست نمو، بڑھتی ہوئی عدم مساوات، اور موسمیاتی تبدیلی شامل ہیں، انہوں نے ان مسائل کو حل کرنے اور

مضبوط عزم کا اعادہ کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے بیجنگ میں منعقدہ ایس سی او وزرائے خزانہ اور مرکزی بینکوں کے گورنرز کے اجلاس سے ورچوئل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان میں جاری سالانہ بجٹ اجلاس کی وجہ سے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ اپنے خطاب میں وزیر خزانہ نے

خزانہ نے ایس سی او کے فریم ورک کے اندر اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے پاکستان کی جاری کوششوں کو اجاگر کیا اور کہا کہ تجارت، سرمایہ کاری اور مالیاتی انضمام میں تعاون کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے مشترکہ منصوبوں، ٹیکنالوجی کی منتقلی، اور صلاحیت سازی کے پروگراموں جیسے اقدامات کی تجویز پیش کی جو تمام رکن ممالک کو باہمی فوائد فراہم کر سکتے ہیں۔ محمد اورنگزیب نے ایس سی او ڈیولپمنٹ بینک کے قیام کے لیے پاکستان کی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا، اور اسے 'بنیادی ڈھانچے کی مالی اعانت کی حمایت، ترقی کو فروغ دینے اور علاقائی اقتصادی انضمام کو گہرا کرنے کے لیے ایک اہم ادارہ' قرار دیا۔ فنانس ڈویژن کے مطابق وزیر خزانہ نے کہا کہ 'پاکستان ایس سی او ڈیولپمنٹ بینک کے قیام کی بھرپور حمایت کرتا ہے، یہ بینک بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی منصوبوں کے لیے مالی امداد کا ایک اہم

بات چیت میں سرگرمی سے حصہ لینے کا منتظر ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ 'ہم بینک کو ایسا ادارہ سمجھتے ہیں جس سے جدت کو فروغ ملے گا، اور جو ڈیجیٹل فنانس، ڈیجیٹل سلوشن اور گرین فنانسنگ میکانزم کو اپنے بنیادی کاموں میں ضم کرے گا، ہم ایس سی او ترقیاتی بینک کے قیام کی تکنیکی تفصیلات پر بات چیت کے منتظر ہیں۔' انہوں نے ایس سی او نیٹ ورک آف فنانشل تھنک ٹینکس کے فعال ہونے کا بھی خیر مقدم کیا، اسے ایک بروقت اقدام قرار دیا جو رکن ممالک کے درمیان شواہد پر مبنی تحقیق، اسٹریٹجک وژن، اور پالیسی ہم آہنگی کو فروغ دے گا، اور جو 'ہماری مالی تعاون میں علاقائی تجزیہ اور اسٹریٹجک وژن کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا۔' فنانس ڈویژن کی جانب سے جاری بیان کے مطابق انہوں نے پاکستان کی جاری اصلاحاتی کوششوں پر مزید زور دیا جس کی وجہ سے نمایاں میکرو اکنامک استحکام آیا ہے اور پائیدار اور جامع اقتصادی ترقی کی بنیاد رکھی گئی

پاکستان نے گزشتہ سال کے دوران میکرو اکنامک استحکام کے محاذ پر نمایاں پیش رفت کی ہے، ہم نے کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس، مالیاتی محاذ پر پرائمری سرپلس، بڑھتے ہوئے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی بنیاد پر مستحکم کرنسی، اور کئی سالوں کی کم ترین افراط زر ریکارڈ کی ہے۔' انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے خودمختار کریڈٹ اپ گریڈ دیکھے ہیں، یہ ساختیاتی اصلاحات کی بدولت ہے جو ٹیکسیشن، توانائی، ریاستی اداروں (ایس او ایز)، اور عوامی مالیات کے شعبے میں جاری ہیں۔ 'ڈیجیٹل معیشت کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، انہوں نے پاکستان کے ڈیجیٹل مالیاتی اقدامات کا خاکہ پیش کیا جن کا مقصد شمولیت کو فروغ دینا اور سرمائے تک رسائی کو وسیع کرنا ہے، انہوں نے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس اور

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایس سی او رکن ممالک کے درمیان اجتماعی عمل کی ضرورت پر زور دیا کہ پائیدار ترقی کے فوائد خطے کے تمام ممالک میں مساوی طور پر تقسیم ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایس سی او رکن ممالک ایک دوسرے کے تجربات اور کامیاب پالیسی ماڈلز سے سیکھ سکتے ہیں، خاص طور پر وہ جو ترقی پذیر دنیا کی منفرد ضروریات کے مطابق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'پاکستان علاقائی اقدامات کی مکمل حمایت کرتا ہے جن کا مقصد طویل مدتی، پائیدار ترقیاتی نتائج فراہم کرنا ہے۔' آخر میں، وفاقی وزیر خانہ نے ایس سی او نے فریم ورک کے تحت اقتصادی تعاون کو گہرا کرنے کے لیے پاکستان کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایس سی او رکن ممالک کے درمیان مسلسل تعاون اور باہمی حمایت' علاقائی اقتصادی صلاحیت کو اجاگر کرنے، لچک کو فروغ دینے، اور پورے خطے کے لیے ایک زیادہ جامع اور پائیدار مستقبل کو یقینی بنانے میں مدد کرے گی۔' چین کے وزیر خزانہ اور پیپلز بینک آف چائنا کے گورنر نے پاکستان کی اقتصادی پیشرفت کو تسلیم کیا اور حکومت پاکستان کو معیشت کو کامیابی سے مستحکم کرنے اور اس کے اصلاحاتی ایجنڈے کو آگے بڑھانے پر سراہا۔ خیال رہے کہ شنگھائی تعاون تنظیم 2001 میں قائم کی گئی تھی، اس کے 9 رکن ممالک ہیں، جن میں سے چین، روس، بیلا روس، کرغیزستان، قازقستان، اور ازبکستان اس کے بانی اراکین ہیں جبکہ پاکستان، بھارت اور ایران 2017 میں تنظیم میں شامل ہوئے تھے۔

Over 100K Followers on social media now shining in print too

امریکی بینکوں کی مشترکہ اسٹیبل کوائن بنانے کی منصوبہ بندی

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) بڑے امریکی بینکوں نے ایک مشترکہ اسٹیبل کوائن بنانے کی منصوبہ بندی شروع کردی، جوڈالر کی قیمت سے منسلک ڈیجیٹل کرنسی ہوگی۔غیرملکی جریدے نے وال سٹریٹ جرنل کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ جے پی مورگن چیس، بینک آف امریکا، سٹی گروپ اور ویلز فارگو کے درمیان اس نئی ڈیجیٹل کرنسی کے حوالے سے مذاکرات ابتدائی مرحلے میں ہیں۔خیال ہے کہ اسٹیبل کوائن انہیں بین الاقوامی منتقلی سمیت مالی لین دین کو تیز کرنے کی اجازت دے گا، جس کو روایتی بینکنگ سسٹم کے ذریعے مکمل کرنے میں کئی دن لگتے ہیں۔علاوہ ازیں امریکی کریڈٹ اداروں کو خدشہ ہے کہ ان کے اپنے اسٹیبل کوائن کے قیام کے بغیر وہ تیزی سے ترقی پذیر کرپٹو کرنسی مارکیٹ میں مسابقت سے محروم ہوجائیں گے۔رپورٹ کے مطابق حتمی فیصلے کا انحصار بینک کے صارفین کی جانب سے ایسی کرنسی کی مانگ کے جائزے کے ساتھ ساتھ اس شعبے میں قانون سازی کے اقدامات پر بھی ہوگا۔

زرمبادلہ کے ذخائر میں 2.652 ارب ڈالر کا نمایاں اضافہ

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) زرمبادلہ کے ملکی ذخائر میں جاری مالی سال کے دوران 2.652 ارب ڈالر کا نمایاں اضافہ ہوا ہے۔اسٹیٹ بینک کی جانب سے جاری اعدادوشمار کے مطابق گزشتہ مالی سال کے اختتام پر زرمبادلہ کے ملکی ذخائر کا حجم 13.997 ارب ڈالر ریکارڈ کیا گیا تھا جس میں اسٹیٹ بینک کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر کا حجم 9.390 ارب ڈالر اور کمرشل بینکوں کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر کا حجم 4.607 ارب ڈالر تھا۔رپورٹ کے مطابق 16 مئی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں زرمبادلہ کے ملکی ذخائر کا حجم 16.649 ارب ڈالر ریکارڈ کیا گیا جس میں اسٹیٹ بینک کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر کا حجم 11.447 ارب ڈالر اور کمرشل بینکوں کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر کا حجم 5.202 ارب ڈالر ریکارڈ کیا گیا۔جاری مالی سال کے آغاز سے لے کر اب تک سٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مجموعی طور پر 2.057 ارب ڈالر اور بینکوں کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 595 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا ہے۔

چینی کے شعبے کا ڈیٹا اکٹھا کرنے کا فیصلہ

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) وزارت قومی تحفظ خوراک وتحقیق نے فیصلہ کیا ہے کہ شفافیت اور کارکردگی کو یقینی بنانے کے لیے چینی کے شعبے

میں ڈیٹا اکٹھا کرنے اور نگرانی کا ایک نظام قائم کیا جائے گا۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق یہ فیصلہ گزشتہ روز ایک اجلاس میں کیا گیا جس میں چینی کے موجودہ ذخائر کا جائزہ لیا گیا۔وزارت نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ یہ نظام ملک بھر میں گنے کی پیداوار اور حاصل شدہ مقدار کا درست اندازہ میں پتا لگانے میں

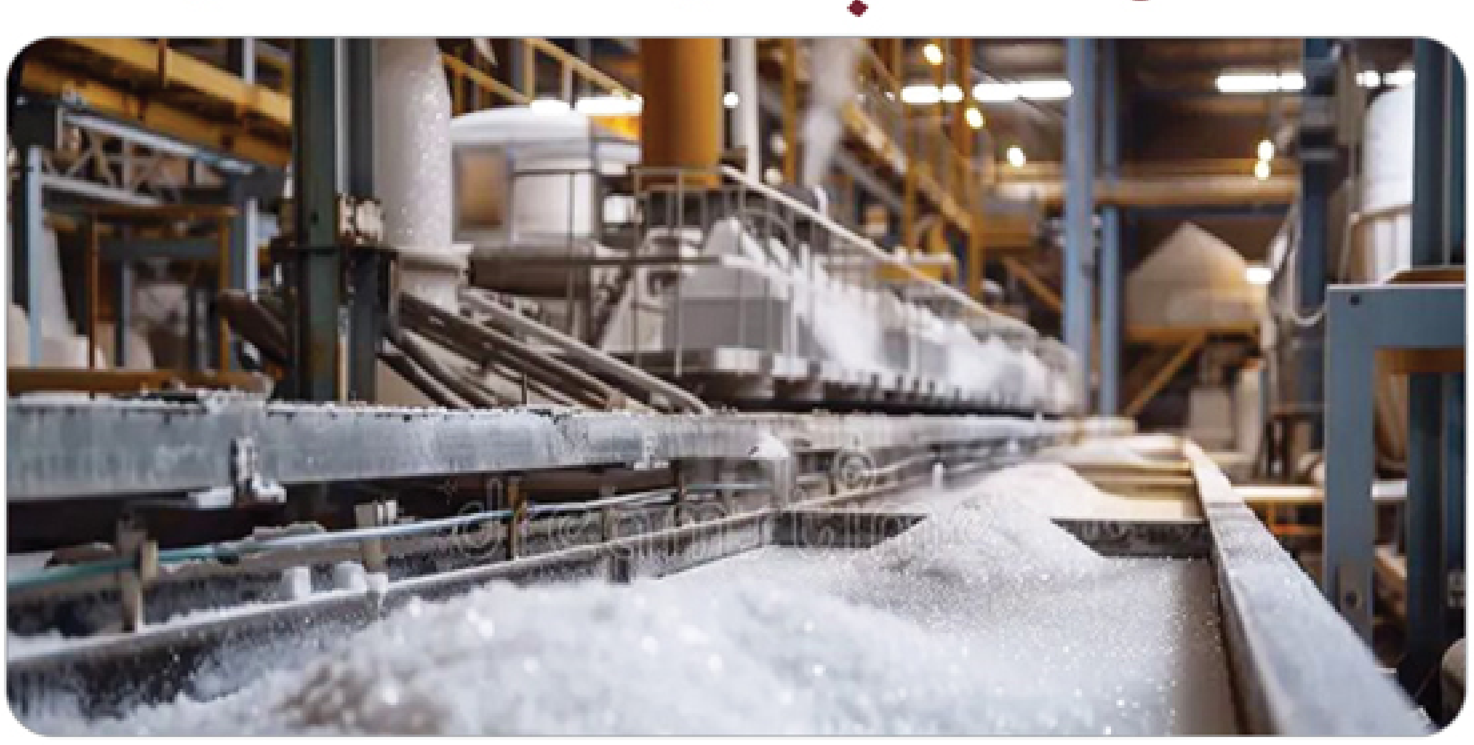

معاون ثابت ہوگا۔اس موقع پر وفاقی وزیر برائے قومی تحفظ خوراک رانا تنویر حسین نے قابل بھروسہ اور بروقت ڈیٹا کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ آئندہ چینی کی درآمد و برآمد سے متعلق فیصلے اس نئے نظام کے تحت حاصل کردہ تصدیق شدہ ڈیٹا کی بنیاد پر کیے جائیں گے، اس سے ملکی منڈیوں میں استحکام آئے گا اور کسانوں و صارفین دونوں کے مفادات کا تحفظ ممکن ہوگا۔رانا تنویر حسین نے تمام متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ وہ قریبی روابط کے ساتھ کام کریں تاکہ مجوزہ نظام کو جلد از جلد حتمی شکل دے کر نافذ کیا جاسکے اور چینی کے شعبے میں یکسانیت، شفافیت اور احتساب کو یقینی بنایا جاسکے۔حکومت نے آئندہ خریف سیزن کے دوران 11 لاکھ ہیکٹر رقبے پر 8 کروڑ 3 لاکھ ٹن گنے کی پیداوار کا ہدف مقرر کیا ہے۔

حکومت کا کمرشل بینکوں سے قرضہ 2 ہزار 700 ارب روپے تک پہنچ گیا

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) مالی سال 2025 کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے ایک ہزار 500 ارب روپے کا قرض واپس کرنے کے بعد کمرشل بینکوں سے قرض لینے میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جو مئی کے اوائل تک 2 ہزار 700 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔رپورٹ کے مطابق مالی سال 2025 میں جولائی تا دسمبر حکومت نے کمرشل بینکوں کو ایک ہزار 541 ارب روپے کا قرض واپس کیا، جو کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کی طرف سے مقرر کردہ مالی خسارے کی حد کے اندر رہنے کی محتاط پالیسی کی عکاسی کرتا ہے، تاکہ امدادی ادارے سے مزید مالی معاونت جاری رکھی جاسکے۔حکومت کی جانب سے قرضوں کی واپسی کا یہ رجحان پچھلے سال کے رجحان سے بالکل مختلف تھا، جب اسی مدت کے دوران حکومت نے 3 ہزار 744 ارب روپے کا خالص قرض لیا تھا، قرضوں کی یہ واپسی نیا رجحان ثابت ہوئی، حکومت کئی سال سے مسلسل خالص قرض دہندہ رہی ہے۔مالی سال 25 کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی واپسی کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک سے 2 ہزار 700 ارب روپے کے منافع کی صورت میں حاصل ہونے والی زبردست لیکویڈیٹی تھی۔اس بھاری مقدار میں دستیاب نقدی نے معاشی منتظمین کو قلیل المدتی ملکی قرضے کم کرنے میں مدد دی، اور وہ اس حکمت عملی میں کامیاب رہے، اور مالی سال 25 کی پہلی ششماہی میں ایک ہزار 500 ارب روپے کا قرض واپس کیا گیا۔مالی سال کی دوسری ششماہی میں نقدی کی طلب میں تیزی سے اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے حکومت نے دوبارہ بڑے پیمانے پر قرض لینا شروع کیا۔اسٹیٹ بینک کے تازہ ترین اعداد وشمار کے مطابق یکم جولائی سے 9 مئی (مالی سال 25) تک مجموعی قرض 2 ہزار 690 ارب روپے رہا، جو کہ پچھلے مالی سال کی اسی مدت کے دوران لیے گئے 6 ہزار 76 ارب روپے کے قرض سے کافی کم ہے۔ٹاپ لائن سیکیورٹیز کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) محمد سہیل کے مطابق مالی سال 25 میں پاکستان کا مالی خسارہ کم ہوکر جی ڈی پی کے 5.4 سے 5.5 فیصد کے درمیان آجائے گا، جو مالی سال 24 میں 6.8 فیصد تھا، اور یہ 9 سال میں سب سے کم سطح ہوگی۔مالی سال 24 میں قرضے لینا خاص طور پر مہنگا ثابت ہوا، کیوں کہ اس دوران شرح سود 22 فیصد تھی، جس نے نہ صرف معیشت کو نقصان پہنچایا بلکہ حکومت پر مہنگے قرضوں کا بوجھ بھی ڈال دیا۔مالی سال 25 کے بجٹ میں حکومت نے سود کی ادائیگیوں کے لیے 9 ہزار 775 ارب روپے مختص کیے، جو کہ کل بجٹ آؤٹ لے 18 ہزار 870 ارب روپے کا تقریباً نصف ہے۔مالیاتی شعبے کے ذرائع کا کہنا ہے کہ حکومت کو خاص طور پر بھارت کی حالیہ جارحیت کے بعد بینکوں سے اضافی فنڈز کی ضرورت ہوگی۔اعلیٰ سرکاری حکام نے اشارہ دیا ہے کہ آئندہ بجٹ (جو اب ایک ہفتہ تاخیر سے 10 جون کو پیش کیا جائے گا) میں دفاعی اخراجات میں اضافہ کیا جائے گا، اس سے یا تو آمدنی میں اضافہ کرنا ہوگا یا ایک بڑا مالیاتی خسارہ برداشت کرنے کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔مالی سال 25 کے لیے مجموعی مالی خسارہ 7 ہزار 283 ارب روپے مقرر کیا گیا تھا، تاہم، اخراجات میں اضافے کی وجہ سے یہ خسارہ مزید بڑھ سکتا ہے، اور آئندہ مالی سال میں اس سے بھی زیادہ خسارے کا سامنا ہوسکتا ہے۔بینکاروں کا خیال ہے کہ حکومت مالی سال 26 میں کمرشل بینکوں پر شدید انحصار کرے گی، کیوں کہ محصولات میں کمی کا رجحان جاری ہے، اگلے سال کے دوران معاشی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے نہ ہی محصولات میں بڑا اضافہ دکھائی دیتا ہے۔کمزور معاشی ترقی نے بے روزگاری اور غربت میں اضافہ کیا، اس کے باعث حکومت کو کسٹمز ڈیوٹی 19 فیصد سے کم کرکے 9.5 فیصد کرنی پڑی، اگرچہ اس سے کسٹمز سے حاصل ہونے والی آمدنی میں کمی ہوگی، مگر اس کا مقصد خام مال کی درآمدی لاگت کم کرنا اور معیشت کو متحرک کرنا ہے۔حکومت نے مالی سال 25 کے لیے اپنی جی ڈی پی کی شرح نمو کی پیش گوئی بھی نظرثانی کرکے اب 2.68 فیصد کردی ہے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3